رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۸۳۵

تار کا پتہ :- الفضل قادیان

اَلْفَضْلُ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

اللّٰہ اکبر

روزنامہ الفضل قادیان

ایڈیٹر غلام نبی

ترسیل زر بنام مینیجر روزنامہ الفضل ہو

شرح چندہ پیشگی
سالانہ للعہ
ششماہی ہر
سہ ماہی ۱۲/

THE DAILY
ALFAZL, QADIAN.

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند للعہ

جلد ۲۴ | مورخہ ۱۵ شعبان ۱۳۵۵ھ | یوم یکشنبہ | مطابق یکم نومبر ۱۹۳۶ء | نمبر ۱۰۶

Digitized by Khilafat Library

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

نورِ قلب اور نفسِ امارہ میں حضرت موسیٰ و فرعون کی طرح جنگ

”موسےٰ اور فرعون سے رُوح اور نفسِ امارہ کا جنگ و جدال مراد ہے۔ جو نورِ رُوح ہے جس کو نورِ قلب بھی کہتے ہیں۔ وُہ ہر وقت قالوُبلیٰ کا نعرہ مار رہا ہے۔ اور بارگاہ خدا میں اپنی لذت اور سرور چاہتا ہے اور موسیٰ کی طرح شر کا دشمن ہے۔ اور نفس امارہ سرور کا خواہاں ہے۔ اور شہوت کا طالب ہے۔ ان دونوں میں موسےٰ اور فرعون کی طرح جنگ ہو رہا ہے۔ یہ جنگ اسی وقت تک رہتا ہے جب انسان اپنی ہستی کو مقصود ٹھہرا کر فنا فی اللہ کی حالت سے گرا ہوا ہوتا ہے۔ لیکن جب انسان اپنی ہستی سے بالکل کھویا جاتا ہے۔ تو وُہ پہلی بے رنگی جو عالم ہستی میں اس کو حاصل تھی پھر حاصل ہو جاتی ہے۔ اور کوئی شائبہ وجُود کا باقی نہیں رہتا۔ اس مرتبہ پر نفس امارہ اور نورِ قلب کا جنگ ختم ہو جاتا ہے۔ اور شہوات نفسانی حظوظ کا حکم پیدا کر لیتی ہیں۔ اور فانی کا کھانا پینا۔ ازواج متعددہ کرنا وغیرہ اُمور جائے اعتراض نہیں ٹھہرتا۔ اور نہ کچھ اس کو ضرر کرتا ہے۔ کیونکہ وُہ فانی ہے۔ اور اب یہ کام خدا کے ہیں جو اس پر جاری ہوتے ہیں۔ سو اس مقام پر آکر موسےٰ اور فرعون کی صلح ہو جاتی ہے۔“ (مکتوبات احمدیہ جلد اول صفحہ ۵۵)

مدینۃ المسیح

قادیان ۳۰۔ اکتوبر۔ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کے متعلق آج کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضرت ممدوحہ کو بدستور اسہال اور ضعف کی تکلیف ہے۔ احباب خاص توجہ سے دعائے صحت فرمائیں۔

آج حضرت مولانا سید محمد سرور شاہ صاحب مقامی امیر نے خطبہ جمعہ پڑھایا جس میں قرآن کریم کی آیات اِعْلَمُوْٓا اَنَّمَا الْحَیٰوۃُ الدُّنْیَا لَعِبٌ وَّلَھْوٌ وَّزِیْنَۃٌ وَّتَفَاخُرٌۢ بَیْنَکُمْ وَتَکَاثُرٌ فِی الْاَمْوَالِ وَالْاَوْلَادِ الخ کی تشریح کرتے ہوئے نصیحت فرمائی۔ کہ ہمیں اپنے تمام دُنیوی کاموں کے کرتے وقت اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کی خوشنودی مدنظر رکھنی چاہیئے۔ کیونکہ اس طرح دُنیوی کام بھی اللہ تعالیٰ کی عبادت میں شامل ہو جاتے ہیں۔

آج مولانا عبدالرحیم صاحب نیر سلسلہ کے بعض ضروری امور کی سرانجام دہی کے لئے اور گیانی واحد حسین صاحب جلسہ میں شمولیت کے لئے چنبہ گئے۔

۱۱۸۵۳ ڈاکٹر بشیر محمود صاحب
۱۱۸۶۸ میر امان اللہ صاحب
۱۱۸۸۵ سید احمد حسین صاحب
۱۱۸۸۵ محمد نواز صاحب
۱۲۱۴۰ ڈاکٹر عبد الرحمٰن صاحب
۱۱۸۹۰ محمد شفیع صاحب
۱۱۹۰۸ ماسٹر شاہ محمد صاحب
۱۱۹۹۷ جمعدار محمد خان صاحب
۱۲۰۱۴ شیخ غلام جیلانی صاحب
۱۲۰۳۰ محمد یوسف صاحب
۱۲۰۴۰ عبد الغنی صاحب
۱۲۰۶۰ محمد اسحٰق صاحب
۱۲۰۶۱ بشیر احمد صاحب
۱۲۰۶۶ راجہ محمد یوسف صاحب
۱۲۰۶۷ ایس این انصاری
۱۲۰۶۸ عبد الرحمٰن صاحب
۱۲۰۸۶ فقیر احمد صاحب
۱۲۰۹۴ فیض بخش صاحب
۱۲۰۹۶ محمد سعید صاحب
۱۲۰۹۹ سید عبد المنعم صاحب
۱۲۱۰۹ راجہ اللہ داد خان صاحب
۱۲۱۱۰ سید محمد محسن صاحب
۱۲۱۱۱ غلام محمد خان صاحب
۱۲۱۳۱ ڈاکٹر این ایم احمد صاحب
۱۲۱۳۷ سید حیدر شاہ صاحب
۱۲۱۳۳ شیخ محمد سعید صاحب
۱۲۱۳۹ سید بشیر احمد صاحب
۱۲۱۴۰ ڈاکٹر عبد الرحمٰن صاحب
۱۲۱۴۵ مظفر علی خان صاحب
۱۲۱۴۶ محمد یوسف صاحب
۱۲۱۵۰ منشی محمد شفیع صاحب
۱۲۱۵۱ شیخ منظور حسین صاحب
۱۲۱۵۳ مولوی علی احمد صاحب
۱۲۱۵۴ محمد حسین صاحب
۱۲۱۵۵ عبد الغفور صاحب
۱۲۱۶۳ چوہدری عمر الدین صاحب
۱۲۱۷۲ محمد صادق صاحب
۱۲۱۷۴ ڈاکٹر محمد احمد صاحب
۱۲۱۷۵ مولوی عبد السبوح صاحب
۱۲۱۷۹ بابو فقیر علی صاحب
۱۲۱۸۳ ڈاکٹر عبد الحمید صاحب
۱۲۱۸۶ ایس این صاحب
۱۲۲۰۸ مرزا رحیم بیگ صاحب

۱۲۲۱۴ محمود احمد خان صاحب
۱۲۲۱۶ ایم ایچ بشیر صاحب
۱۲۲۳۱ ماسٹر نذیر احمد صاحب
۱۲۲۵۲ قریشی عبد الحق صاحب
۱۲۲۵۴ چوہدری غلام محمد صاحب
۱۲۲۷۸ سلطان محمد صاحب
۱۲۲۹۱ چوہدری فرزند علی صاحب
۱۲۲۹۴ حکیم محمد اسمٰعیل صاحب
۱۲۲۹۹ چوہدری علی احمد صاحب
۱۲۳۰۰ چوہدری اللہ دتہ صاحب
۱۲۳۰۱ ملک عبد القادر صاحب
۱۲۳۰۳ محمد ابراہیم صاحب
۱۲۳۱۰ عبد الحی صاحب
۱۲۳۱۲ گلاب الدین صاحب
۱۲۳۱۷ قاضی عبد القادر صاحب
۱۲۳۱۹ عباس احمد خان صاحب
۱۲۳۳۶ محمد صدیق صاحب
۱۲۳۵۶ عبد الحفیظ صاحب
۴۵۷۹ خانصاحب فقیر محمد صاحب
۱۰۰۷۱ لفٹیننٹ عطاء اللہ صاحب
۱۰۰۷۶ فضل محمد صاحب
۱۰۰۸۹ سید جعفر صاحب
۱۰۹۵۵ محمد حیات صاحب
۱۱۲۲۴ خواجہ شمس الدین صاحب
۹۲۲۶ حاجی محمد صاحب
۱۱۴۳۱ شیخ فضل قادر صاحب
۱۱۵۰۵ چوہدری عزیز احمد صاحب
۱۱۵۱۱ محمد علی خان صاحب
۱۱۵۵۵ ملک نصر اللہ خان صاحب
۱۱۷۸۱ مولوی حیدر علی صاحب
۱۱۸۲۳ سکرٹری انجمن احمدیہ
۱۱۸۲۷ عبد الکریم صاحب
۱۱۸۳۷ عبد الحی صاحب
۱۱۸۳۸ عزیز ہوسٹل
۹۳۸۹ ڈاکٹر محمد احمد صاحب
۱۰۸۳۵ [illegible] احمدیہ لائبریری
۱۱۳۰۳ گل محمد خان صاحب
۹۳۱۶ غلام احمد صاحب
۱۰۹۲۰ امیر حمید اللہ صاحب
۱۰۱۰۷ محمد احمد صاحب
۱۰۸۳۷ محمد احمد صاحب
۱۱۲۱۷ سکرٹری صاحب
۱۰۳۶۴ شیخ محمد حکیم صاحب

۱۱۳۰۶ سیٹھ الیاس الدین صاحب
۹۴۶۳ چوہدری دوست محمد خان صاحب
۱۲۰۳۹ محمد اسمٰعیل صاحب
۱۰۷۳۱ محمد ابراہیم صاحب
۱۱۱۸۷ سید لال شاہ صاحب
۱۱۶۹۱ آر اے ارشد صاحب
۸۳۴۹ خواجہ محمد شریف صاحب
۹۵۵۴ مرزا رشید احمد صاحب
۹۹۱۲ اللہ داد صاحب
۱۰۴۰۰ فضل الٰہی صاحب
۱۰۴۵۷ محمد سعید ارشد صاحب
۱۱۶۸۳ فضل الٰہی صاحب
۱۱۶۷۵ محمد شریف صاحب
۱۱۸۶۵ ایم مظفر احمد صاحب
۱۱۹۱۶ علین علی شاہ صاحب
۹۵۵۳ عبد الرحمٰن صاحب
۹۳۱۰ شیخ احمد صاحب
۱۱۸۳۴ غلام محمد خان صاحب
۱۱۰۵۳ اے ایل قریشی
۸۸۴۵ عبد الرحیم صاحب
۱۱۹۳۵ برکت علی صاحب
۱۱۳۹۶ محمد حسین صاحب
۱۱۳۳۶ احسان الٰہی صاحب
۱۲۱۵۰ محمد شفیع صاحب
۶۹۴۰ سلطان علی صاحب
۱۰۱۷۸ ڈاکٹر محمد رمضان علی صاحب
۱۱۷۰۷ مولوی عبد الحق صاحب
۱۱۷۱۷ محمود حسن صاحب
۹۱۵۵ سید حبیب الرحمٰن صاحب
۹۲۸۰ عبد الرحمٰن صاحب
۱۱۵۹۱ محمد غیاث صاحب
۱۲۰۶۱ قریشی بشیر احمد صاحب
۱۲۲۸۷ میاں نذر محمد صاحب
۱۰۹۵۸ عباد اللہ خان صاحب
۱۲۱۵۴ محمد حسین صاحب
۱۲۹۳۸ احمد حسن صاحب
۹۵۵۷ غلام مہدی صاحب
۱۲۰۶۸ عبد الرحمٰن صاحب
۱۱۳۶۶ رحمت علی صاحب
۱۱۳۵۶ برکت علی صاحب
۱۱۳۴۹ عطاء الرحمٰن صاحب
۱۱۳۶۵ منظور حسین صاحب
۹۶۳۱ محمد عبد اللہ صاحب

۱۱۸۹۳ محکم الدین صاحب
۱۲۳۹۱ عبد الحق صاحب
۹۸۶۴ ڈاکٹر غلام علی صاحب
۱۱۲۵۳ محمد افضل صاحب
۱۱۳۱۲ محی الدین صاحب
۱۱۸۰۳ محمد ابراہیم صاحب
۱۱۸۶۱ بشیر احمد صاحب
۱۱۸۷۷ مولوی عبد السلام صاحب
۱۱۳۱۶ اللہ بندہ صاحب
۱۲۳۱۹ عباس احمد صاحب
۹۲۶۹ نذیر محمد صاحب
۱۰۹۲۴ رشید محمد صاحب
۱۱۵۸۰ سلیمان خان صاحب
۱۱۷۲۱ ڈاکٹر بدر الدین صاحب
۹۹۳۶ مولوی سردار محمد صاحب
۱۱۸۶۵ ایم مظفر احمد صاحب
۱۲۳۲۸ مستری فیض اللہ صاحب
۹۸۰۳ سید رسول شاہ صاحب
۱۱۸۸۷ محمد عمر صاحب
۱۱۱۳۷ ایم اے ایف رحمٰن صاحب
۱۱۱۷۱ محمد تقی صاحب
۱۱۵۶۰ ایم محمد خان صاحب
۱۲۲۰۶ ملک غلام حسین صاحب
۱۱۸۴۵ کرم علی صاحب
۱۲۱۵۴ محمد حسین صاحب
۱۱۴۰۵ محمد یوسف صاحب
۱۲۳۴۳ کرم الٰہی صاحب
۴۴ - جان محمد صاحب
۱۰۶۵۰ غلام محمد صاحب
۹۵۹۳ عبد الرحمٰن صاحب
۱۰۸۰۶ عبد الحق صاحب
۱۱۵۹۷ محمد نذیر صاحب
۱۱۷۰۶ ملک عطاء اللہ صاحب
۱۱۹۴۷ غلام علی صاحب
۹۱۵۵ حبیب الرحمٰن صاحب
۱۱۸۲۹ عبد العزیز صاحب
۹۳۵۴ غلام نبی صاحب
۱۱۲۵۳ محمد فضل صاحب
۱۱۵۷۱ رحمت اللہ صاحب
۱۲۰۳۹ محمد اسمٰعیل صاحب
۹۴۴۹ حاجی اللہ بخش صاحب
۱۱۸۳۴ غلام محمد صاحب
۱۱۷۵۷ بدر الدین صاحب

۹۱۸۰ ملک برکت علی صاحب
۱۲۲۰۴ قاسم الدین صاحب
۱۹۲۱۲ سبحان صاحب
۱۱۹۴۰ محمد حیات صاحب
۱۲۲۳۵ اللہ دتہ صاحب

وصیتیں

نمبر ۶۰۴۷ء: منکہ بوٹے خان ولد جلال الدین خان قوم راجپوت پیشہ زراعت عمر تقریباً ۵۳ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۳ء ساکن منہیانہ ڈاک خانہ خاص راجپورہ تحصیل و ضلع ہوشیارپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴ ۳۶ ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے۔ ہمارے دو مکان مشترکہ بمالیت اڑھائی صدر روپے کے ہیں جن کے ہیں تیسرے حصہ کا مالک ہوں۔ اور زرعی زمین موازی گیارہ کنال قیمتی پانچ صد روپیہ تنخواہ نمبرداری سالانہ روپے پنشن از محکمہ فوج پانچ روپیہ ماہوار اس کا ۱/۱۰ حصہ باقاعدہ ماہوار داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہوں گا۔ میرے مرنے پر جس قدر میرا متروکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہو گی۔ اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائداد کی قیمت کے طور پہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کردوں۔ تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائے گا۔

العبد:۔ بوٹے خان ولد جلال الدین خان قوم راجپوت ساکن منہیانہ ضلع ہوشیارپور۔ گواہ شد:۔ فتح محمد سکرٹری جماعت احمدیہ منہیانہ بقلم خود

گواہ شد:۔ عبد العزیز مولوی فاضل ڈی۔ بی ہائی سکول نکودر ضلع جالندھر حال بھگلانہ

نمبر ۵۷۷۴ء: منکہ رقیہ بیگم بنت سید محمود اللہ شاہ صاحب زوجہ چوہدری فتح محمد صاحب سیال قوم سید عمر ۴۱ سال تاریخ بیعت پیدائشی ساکن قادیان ڈاک خانہ قادیان تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸ رجون ۱۹۳۶ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میرے پاس جڑاؤ اور طلائی زیور جس کی قیمت اندازاً مبلغ -/-/۵۰۰ ہے۔ اس زیور کے علاوہ میرا حق مہر مبلغ دو ہزار روپیہ ہے۔ جو بذمہ خاوند ہے۔ یعنی میرا کل اثاثہ اس وقت مبلغ دو ہزار پانچ سو روپیہ -/۲۵۰۰ ہے اس کے میں دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتی ہوں اس کے علاوہ اگر مجھے مزید جائداد آئندہ حاصل ہو یا ثابت ہو تو اس کے ترکہ کے بھی دسویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتی ہوں۔ فقط

الموصیہ:۔ سیدہ رقیہ بیگم زوجہ چوہدری فتح محمد صاحب سیال

گواہ شد:۔ فتح محمد سیال

گواہ شد:۔ محمود بیگ قادیان بقلم خود۔

Digitized by Khilafat Library

گورنمنٹ آف انڈیا سے رجسٹری شدہ

اردو شارٹ ہینڈ صرف دس آسان سبق پر اسپکٹس و نمونہ سبق مفت

اردو شارٹ ہینڈ ٹریننگ کالج بٹالہ پنجاب

—— عرق فولاد ——

نہائت ہاضم مقوی اعصاب۔ مقوی معدہ عمدہ خون پیدا کرکے چہرے کی رنگت نکھارتا ہے۔ بواسیر خونی و بادی کے لئے بھی مفید ہے معدہ جگر کی ہر قسم کی خرابی کی اصلاح کرتا ہے جگر کی سستی کو زائل کرتا ہے۔ قیمت فی شیشی چھ اونس والی ایک روپیہ علاوہ محصولڈاک

عبدالرحمٰن کاغانی اینڈ سنز دواخانہ رحمانی قادیان

شائد یہ موقع پھر نہ ملے { اشتہار

محلہ دار الامان جنوبی میں ایک خام مکان ہے۔ جس میں دو کمرے بڑے ایک الگ کوٹھڑی ہے ایک کمرے کے آگے دالان بھی ہے۔ ۵ مرلہ جگہ ہوگی۔ قیمت کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت ہو۔ اگر کوئی دوست خریدنا چاہے تو معرفت پریذیڈنٹ محلہ دار البرکات فیصلہ کرسکتے ہیں۔ دار الامان میں اب زمین یا مکانات کا ملنا تقریباً محال ہے۔ یہ صرف ایک اشد ضرورت کے ماتحت فروخت کیا جاتا ہے۔ ورنہ مالک مکان کا دل تو نہ چاہتا تھا

محمد اسمٰعیل صدر محلہ دار البرکات

خواتینِ مشرق کیلئے ایک تحفۂ جمیل!

جدید کشیدہ کاری

معزز خواتین اور کمسن شہزادیاں جو کشیدہ کاری کے نئے نئے ڈیزائن اور اعلیٰ نمونے حاصل کرنے کیلئے بے چین رہتی ہیں ان کے مذاق کے مطابق اس کتاب میں اعلیٰ سے اعلیٰ اور جدید سے جدید کشیدہ کاری کے نمونے دیئے گئے ہیں۔ کافی روپیہ خرچ کرنے کے بعد انگلستان کے بہترین آرٹسٹوں سے انگلش ڈیزائن حاصل کئے گئے ہیں۔ اب یہ کتاب ہر طرح سے مکمل ہے۔ اس میں چھوٹے بڑے رومالوں، میز پوشوں، پلنگ کی چادروں، دروازوں اور انگیٹھیوں کے پردوں، کرسیوں کی گدیوں، اور تکیوں کے غلافوں، زنانہ نفیس قمیصوں، بچوں کے فراکوں اور بیبوں، ساڑھی اور دوپٹوں پر بیل بوٹے کاڑھنے کے بہترین اور دلکش انگریزی ڈیزائن دیئے گئے ہیں۔ مختلف قسم کے انگریزی حروف تہجی، مونوگرام، ہندی اور گورمکھی کے حروف، مختلف قسم کے سات رنگوں میں آرٹ پیپر پر بہترین چھپائی، یہ وہ خصوصیات ہیں جو کسی اور کتاب میں آپ کو نظر نہ آئیں گی، آج ہی ایک جلد طلب فرمائیے۔

قیمت صرف ایک روپیہ (عہ) علاوہ محصول ڈاک

منیجر دی ماڈرن پبلشنگ ہاؤس گجرات پنجاب

جریان۔ احتلام۔ سرعت کی زبردست دوا

امرت بوٹی

اس بوٹی کے استعمال سے بیس بیس سال کا پرانا جریان اور سرعت کی بیماری رفع ہو گئی ہے۔ بوڑھوں کو جوان نامردوں کو مرد بنانے کی اعلےٰ اکسیر ہے۔ قیمت پچاس گولی عمر

بیمار دانت

پائریا ایک خطرناک مرض ہے۔ مسوڑوں کا خون زہریلا سا تپ ہے۔ دانتوں کی تمام بیماریوں کے لئے چار قسم کی ادویات استعمال کریں۔ فوراً آرام ہوگا۔ پائرس پوڈر ۸/ عہ پائرس کریم پائرس لوشن۔ قیمت ہر چہار ادویات ۲عہ

فقیر احمد خان احمدی حکیم حاذق سند یافتہ طبیہ میڈیکل کالج لاہور رجالندھر چھاؤنی پنجاب)

مشینری اور زراعتی آلات

نیشکر یعنی کماد کے لئے بیلنے۔ چارہ کترنے کی مشینیں۔ آہنی رہٹ۔ انگریزی ہل۔ آٹا پیسنے کی بیل چکیاں۔ فلور ملز چاولوں کی مشینیں۔ سیویاں۔ بادام روغن قیمہ اور پھلوں سے رس نکالنے کی مشینیں وغیرہ خریدنے سے پیشتر ہماری باتصویر

—— فہرست مفت ——

طلب فرمائیے۔

ایم اے رشید اینڈ سنز انجنیئرز احمدیہ بلڈنگز بٹالہ پنجاب

Digitized by Khilafat Library

محافظِ جنین

—— حب اٹھرا —— رجسٹرڈ

اسقاطِ حمل کا مجرب علاج ہے

جن کے گھر حمل گرجاتے ہیں، مردہ بچے پیدا ہوتے ہیں، پیدا ہو کر فوت ہو جاتے ہیں اکثر ان بیماریوں کا شکار ہوتے ہیں۔ سبز پیلے دست تے بخار ورد بسلی یا نمونیہ ام الصبیان پرچھاواں یا سوکھا۔ بدن پر پھوڑے پھنسی چھالے خون کے دھبے پڑنا دیکھنے میں بچہ موٹا تازہ اور خوبصورت معلوم ہونا۔ بیماری کے معمولی صدمہ سے جان دے دینا۔ بعض کے ہاں اکثر لڑکیاں پیدا ہونا اور لڑکیوں کا زندہ رہنا لڑکے فوت ہو جانا۔ اس مرض کو طبیب اٹھرا اور اسقاط حمل کہتے ہیں۔ اس موذی بیماری نے کروڑوں خاندان بے چراغ و تباہ کر دیئے ہیں۔ جو ہمیشہ ننھے بچوں کے مونہہ دیکھنے کو ترستے رہے۔ اور اپنی قیمتی جائدادیں غیروں کے سپرد کرکے ہمیشہ کے لئے بے اولادی کا داغ لے گئے۔ حکیم نظام جان اینڈ سنز شاگرد قبلہ مولوی نور الدین صاحب رضی شاہی طبیب سرکار جموں و کشمیر نے آپ کے ارشاد سے ۱۹۱۰ء میں دواخانہ ہذا قائم کیا۔ اور اٹھرا کا مجرب علاج حب اٹھرا رجسٹرڈ کا اشتہار دیا۔ تاکہ خلق خدا فائدہ حاصل کرے۔ اس کے استعمال سے بچہ ذہین خوبصورت۔ تندرست اور اٹھرا کے اثر سے محفوظ پیدا ہوتا ہے۔ اٹھرا کے مریضوں کو حب اٹھرا رجسٹرڈ کے استعمال میں دیر کرنا گناہ ہے قیمت فی تولہ عہ مکمل خوراک گیارہ تولے ہے۔ یکدم منگوانے پر گیارہ روپے علاوہ محصولڈاک

المشتہر:- حکیم نظام جان اینڈ سنز دوا خانہ معین الصحت قادیان

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

Digitized by Khilafat Library

لاہور ۲۹ اکتوبر۔ لاہور میونسپل کمیٹی کے توڑے جانے کا آج کونسل میں بہت چرچا تھا۔ شیخ محمد صادق ایم ایل سی نے نوٹس دیا ہے کہ کونسل کا اجلاس ملتوی کیا جائے۔ تاکہ بلدیہ لاہور کے توڑے جانے سے متعلق صورت حالات پر بحث کی جاسکے یہ تحریک کل ہاؤس کے سامنے پیش ہوگی۔

لاہور ۲۹ اکتوبر۔ مسٹر چونز نے بطور ایڈمنسٹریٹر لاہور میونسپل کمیٹی کا چارج لے لیا ہے۔ تمام ممبروں سے کمیٹی کے متعلقہ کاغذات طلب کرلئے گئے ہیں۔

پیرس ۲۹ اکتوبر۔ سفارت ہسپانیہ متعینہ پیرس نے ایک اعلان شائع کرکے ظاہر کیا ہے کہ اس وقت اطالوی فوجیں جزائر بالیارک پر قابض ہوچکی ہیں۔ تا کیٹلونیا کے ساحل پر حملہ کردیں۔ اسی اعلان میں اس امر کا اضافہ کیا گیا ہے کہ اطالیہ کی آٹھ آبدوز کشتیاں ہسپانیہ کے باغیوں کی امداد کے لئے روانہ ہونے والی ہیں نیز لکھا گیا ہے کہ اطالیہ کے بمبار طیارے بارسیلونا پر ہوائی تاخت کے لئے بالکل آمادہ ہیں۔ اور اطالوی انجنیئر جزائر بالیارک کے قریب ساحل پر جدید قلعے تعمیر کررہے ہیں

پونا ۲۹ اکتوبر۔ ڈاکٹر ایس۔ وی لیلکر ایم ایس سی ایچ ڈی نے کانگرس کی مجلس استقبالیہ کے صدر مسٹر شنکر راؤ دیو کے خلاف سب جج پونا کی عدالت میں ایک دعویٰ دائر کیا ہے۔ کہ چونکہ گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ ۱۹۳۵ء میں سوراج کو تسلیم کیا گیا ہے۔ اس لئے کانگرس کو یہ دعویٰ کرنے کی اب کوئی ضرورت نہیں۔ مقدمہ کے ذریعہ مطالبہ کیا گیا ہے کہ مدعا علیہ کو اپنی سرگرمیاں ختم کرنی چاہئیں اور آئندہ کانگرس کے اجلاس کے سلسلہ میں چندہ اکٹھا نہیں کرنا چاہئے۔

کلکتہ ۲۹ اکتوبر۔ بنگال کے مزارعین کی پارٹی کے صدر مسٹر فضل الحق نے مسٹر جناح کے ایک مکتوب کا جواب دیتے ہوئے انہیں مخاطب کرکے لکھا ہے کہ آپ کی سرگرمیاں مسلمانوں میں اتحاد نہیں بلکہ افتراق پیدا کررہی ہیں۔ ایک پارلیمنٹری بورڈ آپ کی ہوس کا تیار کردہ ہے۔ اور وہ مسلم طبقات میں گہری خلیج حائل کررہا ہے۔ آپ کی پرائیویٹ گفت و شنید سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ مسلمانوں کے اتحاد کے سب سے بڑے حامی ہیں لیکن جس وقت آپ پبلک پلیٹ فارم پر کھڑے ہوتے ہیں تو اس وقت یہ بات کالعدم ہوجاتی ہے

میڈرڈ ۲۹ اکتوبر۔ شہر میں یہ افواہ عام ہے کہ موجودہ ہسپانوی کابینہ مستعفی ہوجائے گی۔ اور نئی حکومت کی تشکیل کی جائے گی۔

لنڈن ۲۹ اکتوبر۔ جنرل فرانکو نے میڈرڈ پر ابھی آخری حملہ شروع نہیں کیا باغی طیاروں کے بیڑے نے میڈرڈ سے والنسیا اور تارنکن کو جانے والی سڑکوں پر شدید بمباری کی۔ آبنائے جبل الطارق میں خوفناک بحری لڑائی ہوئی اور بارہ گھنٹے تک توپوں کے چلنے کی مہیب آوازیں فضا میں ارتعاش پیدا کرتی رہیں۔

لنڈن ۲۹ اکتوبر۔ برطانیہ کے تمام حصص سے ایک ہولناک طوفان باد کی اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔ جو ۴۸ گھنٹے تک بحر و بر کے لئے دہشت انگیز تباہی کا موجب بنا رہا۔ شمالی سمندر میں چار جہاز غرقاب ہوگئے۔ مختلف مقامات پر بہت سی جانیں تلف ہوگئیں۔ انگلستان میں تار اور ٹیلیفون کا سلسلہ بیکار ہوگیا۔ رائل ایئر فورس کے پانچ طیارہ خانے مکمل طور پر تباہ ہوگئے۔ اور ۱۶ طیاروں کو نقصان پہنچا۔ سکاٹ لینڈ میں بھی تار کی لائنوں کو بہت نقصان پہنچا۔ برلن کا ایک تار مظہر ہے کہ طوفان کی وجہ سے جو تمام یورپ پر محیط تھا۔ ۱۵ ملاح دریائے ایلب کے دہانے پر غرقاب ہوگئے۔

لنڈن ۲۹ اکتوبر۔ عوام کے جلسہ میں شور و ہنگامہ کے انسداد کی تجاویز پیش کرنے کے لئے جو سب کمیٹی مقرر کی گئی تھی۔ اس کی سفارشات کے پیش نظر کابینہ نے فیصلہ کیا ہے کہ سیاسی جلسوں اور جلوسوں میں ہنگامہ و فساد کا خاتمہ کرنے کے لئے حکومت کی طرف سے پارلیمنٹ میں ایک قانون پیش کیا جائے جس کی رو سے پولیس کے اختیارات میں توسیع کی جائیگی تاکہ وہ ہنگاموں کا انسداد کرسکے۔

لنڈن ۲۹ اکتوبر۔ اطالیہ نے مجلس عدم مداخلت کو روس کے خلاف ایک مکتوب بھیجا ہے۔ جس میں روس پر معاہدہ کی خلاف ورزی کے سلسلہ میں بھی الزامات عاید کئے گئے ہیں مکتوب میں بتایا گیا ہے کہ روس سامان خورد و نوش کے بہانے ہسپانیہ کی اشتراکی حکومت کو سامان حرب بھیجتا رہا

لاہور ۲۹ اکتوبر۔ آج پنجاب لیجسلیٹو کونسل میں غیر سرکاری ریزولیوشنز پر بحث ہوئی۔ دو ریزولیوشن بحث کے بعد واپس لے لئے گئے۔ تیسرے ریزولیوشن پر جو مارشل لاء کے قیدیوں کی رہائی کے متعلق تھا پرجوش تقریریں ہوئیں۔ جن پر ممبر خزانہ مسٹر بائڈ بار بار کہتے رہے۔ کہ یہ تقریریں محض انتخابات کے لئے ہو رہی ہیں۔ اس ریزولیوشن میں مطالبہ کیا گیا تھا۔ کہ ۱۵-۱۹۱۴ء کی انقلابی سازش کے سزا یافتگان اور مارشل لاء کے قیدیوں میں سے جو اشخاص اب تک قید ہیں انہیں رہا کردیا جائے۔ ممبر خزانہ نے بحث کے جواب میں تقریر کی۔ ریزولیوشن پر بحث کل بھی جاری رہے گی۔

لاہور ۲۹ اکتوبر۔ آج پنجاب کونسل میں صوبہ میں بے روزگاری کے متعلق ایک سوال کے جواب میں وزیر ابیات نے کہا۔ کہ حکومت کے پاس صوبہ کے بیروزگاروں کی پوری اطلاع اور اعداد و شمار نہیں۔ حکومت نے یو پی گورنمنٹ کی کمیٹی انسداد بیکاری جس کے صدر سر تیج بہادر سپرو تھے دیکھی ہے اور بیکاری کے اسباب کے متعلق غور کررہی ہے۔ رائے دہی کے مقامات پر عورتوں کے لئے پردہ کے متعلق ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے سر سکندر حیات خان نے کہا۔ کہ جہاں تک مستورات کے لئے اپنے ووٹ ڈالنے کے لئے پردہ کے انتظامات اور صرف لیڈی پولنگ افسروں کے تقرر کا تعلق ہے۔ تمام قسم کے پولنگ سٹیشن کے انتظامات حکومت کے زیر غور ہیں۔ حکومت مستورات ووٹروں کی سہولت کے لئے مناسب انتظامات کرے گی۔

الہ آباد ۲۹ اکتوبر۔ پنڈت جواہر لال نہرو نے ایک بیان شائع کرتے ہوئے اپیل کی ہے کہ ۱۱ نومبر کو "یوم انسداد جنگ" منایا جائے۔

امرتسر ۲۹ اکتوبر۔ گندم مگھر ۲ روپے ۱۵ آنے گندم ماگھ ۳ روپے ۱۱ دمڑی۔ نخود مگھر ۲ روپے ۲ آنے ۹ دمڑی۔ نخود ماگھ ۲ روپے ۳ آنے ۶ دمڑی سونا ۳۶ روپے ۱ آنہ۔ چاندی ۵۰ روپے ۸ آنے ہے۔

کلکتہ ۲۹ اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ ریزرو بینک آف انڈیا کے گورنر نے اپنے عہدہ سے استعفیٰ دیدیا ہے۔ باخبر حلقوں کا خیال ہے کہ استعفیٰ کی وجہ بینک کی پالیسی کے معاملہ میں گورنر اور گورنمنٹ ہند کا باہم اختلاف ہے۔

مدراس ۲۹ اکتوبر۔ صوبہ مدراس میں مشرقی ساحل پر زبردست طوفان سے سخت تباہی آئی۔ درخت اکھڑ گئے۔ کئی مقامات پر تار اور ٹیلیفون کے سلسلے منقطع ہوگئے۔ عمارتوں کی چھتیں اڑ گئیں بہت سے مکانات گر گئے۔ گاڑیاں کئی کئی گھنٹے لیٹ ہوگئیں متعدد اشخاص ہلاک اور مجروح ہوئے۔ سینکڑوں مویشی ہلاک ہوگئے

لنڈن ۲۹ اکتوبر۔ مجلس عدم مداخلت کے اجلاس میں روس کے نمائندہ نے جرمنی اطالیہ اور پرتگال پر اور ان ملکوں کے نمائندوں نے روس اور فرانس پر جانبداری کے شدید الزامات لگائے۔ اس اجلاس میں پرتگال کے اس اعلان پر بحث کی گئی جس میں اس نے ہسپانیہ کی خانہ جنگی کی تمام ذمہ داری روس پر عاید کی ہے روس نے ایک اعلان میں ہسپانیہ اور پرتگال کی بندرگاہوں پر پہرہ بٹھانے کی تجویز سے اتفاق کیا ہے۔ مگر معلوم ہوا ہے کہ برطانیہ جرمنی اور اطالیہ کی رائے میں روس کا یہ بیان تشریح طلب ہے۔ روس نے اطالیہ اور پرتگال پر جو الزامات عاید کئے تھے ان کا جواب دونوں ملکوں نے مجلس عدم مداخلت کے سامنے پیش کردیا ہے (از مجلس)

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی

Digitized by Khilafat Library

اخبار احمدیہ

اعلان نکاح

مورخہ ۲۳؍اکتوبر بعد نماز جمعہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے ڈاکٹر عبد اللطیف صاحب دہلی ولد شیخ عبد الرحمن صاحب جج مرحوم کا نکاح پانچہزار روپیہ مہر پر امینہ رشید بیگم صاحبہ بنت حضرت ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب مرحوم کے ساتھ پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ خدا تعالےٰ اس تعلق کو جانبین کے لئے بابرکت کرے۔ خاکسار۔ احسان علی۔ قادیان۔

ولادت

مرزا محمد یعقوب صاحب ابن حضرت مرزا محمد اشرف صاحب ناظم جائیداد صدر انجمن احمدیہ کے ہاں ۲۹-۳۰؍اکتوبر کی درمیانی شب اللہ تعالےٰ کے فضل سے لڑکا تولد ہوا۔ احباب مولود کی درازیٔ عمر اور خادم دین ہونے کے لئے دعا کریں

دعائے مغفرت

(۱) اہلیہ صاحبہ چوہدری جلال خانصاحب سکنہ چونڈہ حال سیالکوٹ شہر ۱۳؍ستمبر کو فوت ہوگئیں انا للّٰہ وانا الیہ راجعون۔ احباب دُعائے مغفرت کریں۔ خاکسار فضل احمد سیالکوٹ (۲) شتاب خانصاحب مرحوم کی اہلیہ صاحبہ کا جو بہت مخلص احمدی تھیں انتقال ۱۸؍اکتوبر کو ہوگیا۔ انا للّٰہ وانا الیہ راجعون احباب دعائے مغفرت کریں۔ خاکسار سید رضا حسین اٹاوہ۔ (۳) میری لڑکی سردار بیگم عمرہ ۲۵ سال بچہ تولد ہونے کے دس روز بعد بعارضہ بخار و نمونیہ بمقام شملہ ۲۰؍اکتوبر ۳۶ء اپنے خالق حقیقی سے جا ملی۔ انا للّٰہ و انا الیہ راجعون احباب مغفرت کیلئے دعا مانگ کر غمزدہ والدین کو مشکور فرمائیں خاکسار شیخ احمد نبی دہلی

ایک بہت مبارک خواب

ایک احمدی بھائی نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں اپنا حسب ذیل خواب لکھکر بھیجا جس کے متعلق حضور نے فرمایا "بہت مبارک خواب ہے"

بحضور سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ۔ ۷؍اکتوبر تقریباً صبح تین بجے میں نے خواب میں دیکھا۔ میں اپنے گاؤں کی ایک گلی میں سے آرہا ہوں۔ جب میں ایک مکان کے قریب آیا۔ تو ایک فوٹو مجھے نظر آیا۔ جس کے چاروں طرف بہت سے ہندو اور کچھ مسلمان جو کہ غیر احمدی میرے ہی گاؤں کے تھے کھڑے تھے۔ میں نے دریافت کیا۔ کیا بات ہے؟ تم لوگ کیوں کھڑے ہو۔ اور یہ فوٹو کس کا ہے۔ انہوں نے یک زبان ہوکر مجھسے کہا۔ کہ یہ مسٹر کھوسلہ کا فوٹو ہے۔ اور ہم لوگ اس کے فیصلہ پر تنقید کرنے والے ہیں۔ میں نے کہا۔ ہمارے گاؤں میں اس کا کوئی حق نہیں انہوں نے کہا۔ ہم بھی اسی گاؤں کے رہنے والے ہیں۔ میں نے ان کو جواب دیا کہ اگر ایسا ہی ہے۔ تو میں احمدی ہوں۔ اور نیشنل لیگ کور قادیان کا ایک سپاہی ہوں۔ اس لئے میرا پہلا فرض ہے۔ کہ میں اس کے فیصلہ کے خلاف تقریر کرونگا اور جہاں تک مجھ سے ہوسکیگا کرکے ہی رہونگا۔ اتنے میں میرے ماموں جو کہ احمدی اور صحابیؓ ہیں۔ ان کا پوتا جو میرے پاس کھڑا تھا۔ اس نے کہا۔ کہ چاچا میں اسے گولہ ماروں۔ یہ الفاظ عزیز کی زبان سے ختم ہی نہ ہونے پائے تھے۔ کہ فوٹو کو میرے روبرو آگ لگ گئی۔ اور میرے سامنے اسی وقت وہ بالکل راکھ ہوکر گر پڑا۔ میری زبان سے بے ساختہ نکلا الحمد للّٰہ رب العٰلمین اللہ تعالےٰ نے خود ہی فیصلہ کردیا۔ مجھے اتنی خوشی ہوئی۔ کہ پھر میں ان ہندو یا مسلمانوں سے کوئی بات نہ کرسکا۔ اور خواب سے بیدار ہوگیا۔ دیکھا تو گھڑی پر ٹھیک چار بجنے میں دس منٹ باقی تھے۔ پھر میں نے وضو کرکے نماز تہجد ادا کرنی شروع کردی

بیکاری خطرناک مرض ہے

احمدی نوجوانوں کو ایک نہایت ہمدردانہ مشورہ

آجکل ہندوستان میں جو کساد بازاری کی حالت ہے۔ وہ محتاج بیان نہیں۔ کسی معمولی سی ملازمت کیلئے ایک اسامی نکلتی ہے۔ تو اس کے لئے سینکڑوں درخواستیں پہونچ جاتی ہیں۔ اور وُہ بھی معمولی نوشت وخواند والوں کی نہیں بلکہ گریجوئیٹوں کی۔ پھر سفارشیں کرائی جاتی ہیں منتیں کی جاتی ہیں۔ بطور رشوت روپیہ پانی کی طرح بہایا جاتا ہے۔ اور بالآخر سوائے ایک یا دو کے سب ناکام رہتے ہیں۔

ان نوجوانوں نے جتنا روپیہ اپنی تعلیم پر خرچ کیا ہوتا ہے۔ اگر ان کو کوئی ملازمت مل بھی جائے۔ تو اتنا وہ جائز طور پر اپنے عرصۂ ملازمت میں کما نہیں سکتے۔ ادھر ان کے والدین ان کی وجہ سے مقروض ہوکر مشکلات میں مبتلا ہوجاتے ہیں۔ اس صورت میں جو نقصان پہونچتا ہے وہ کسی سے پوشیدہ نہیں۔ اگر ایسے نوجوان رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث فی السفر برکۃ کو زیر نظر رکھتے ہوئے امام الوقت سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی تحریک کے تحت اپنے وطنوں کو اس نیت سے چھوڑیں۔ کہ باہر جاکر سلسلہ کی خدمت بھی کرینگے۔ تو غیور خدا ان کو ضائع نہیں کریگا۔ بلکہ روزی کے بھی بہترین سامان مہیا فرمائیگا لیکن اگر باہر جانے کے لئے ان کے راستے میں ایسی مشکلات حائل ہیں جن کو وہ عبور نہیں کرسکتے۔ تو بیکاری جیسے خطرناک مرض سے بچنے کے لئے کوئی معمولی سا کام ہی شروع کردیں۔ اور اس میں کسی قسم کی ہچکچاہٹ محسوس نہ کریں۔ کیونکہ بیکار بیٹھکر روٹیاں توڑنے سے یہ بدرجہا بہتر ہے۔ کہ کم از کم اپنی روٹی تو انسان خود پیدا کرے۔ ہماری جماعت کے نوجوانوں کو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ جماعت احمدیہ نے دُنیا میں اسلامی تہذیب اور اسلامی تمدن قائم کرنے کا بیڑا اٹھایا ہے۔ اسکو اس لئے انہیں ہر فن اور ہر صنعت میں حصہ لیکر دُنیا کے سامنے اسلامی تمدن کا صحیح نمونہ پیش کرنا چاہیئے۔

پس جو احمدی نوجوان اس تحریک میں حصہ لینگے یعنی بیکاری ترک کردینگے وہ ذیل کے فوائد سے متمتع ہوجائیں گے۔ انشاء اللہ (الف) سلسلہ کی خدمت کرکے رضاء الٰہی حاصل کرسکینگے ۴۵

۴۵ (ب) اپنے لئے روزی کا سامان مہیا کرکے باعزت زندگی بسر کرنیکے قابل بن سکینگے (ج) اسلامی تہذیب قائم کرنے میں ممد ثابت ہونگے۔ (د) سلسلے کی مالی آمد میں زیادتی ہوگی۔ اور اسطرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا لایا ہوا مشن بہت جلد اکناف عالم میں اشاعت پذیر ہوگا۔ (ہ) اپنے والدین کو زیر باری سے نجات دلا سکینگے

(انچارج تحریک جدید)

الوہیت مسیح کی تردید میں بیس انجیلی دلائل

مولانا ابو العطاء صاحب جالندھری نے بحیثیت سیکرٹری انجمن خدام الاسلام مندرجہ بالا عنوان سے ایک تبلیغی ٹریکٹ شائع کیا ہے۔ جس میں الوہیت مسیح کے خلاف انجیل سے بیس حوالے پیش کئے ہیں۔ ٹریکٹ نہایت دلچسپ اور مدلل ہے۔ احباب منگا کر عیسائی حلقوں میں تقسیم کریں۔

168

Digitized by Khilafat Library

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان مورخہ ۱۵ شعبان ۱۳۵۵ھ

جماعت احمدیہ کا یوم التبلیغ

جیسا کہ اعلان ہو چکا ہے۔ یکم نومبر کو یوم التبلیغ منایا جائیگا۔ یعنی اس دن ہر عاقل بالغ مرد و عورت احمدی کا فرض ہوگا۔ کہ صداقت اور حقانیت کا وہ نور جو خدا تعالیٰ نے موجودہ تیرہ و تار زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ نازل فرمایا۔ اپنے حلقہ واقفیت میں ان لوگوں تک پہونچانے کی کوشش کرے۔ جو ابھی تک اس سے محروم ہیں۔ لیکن اس کے ازحد محتاج ہیں۔

ماضی قریب میں ہی مخالفت اور مشکلات کا جو طوفان جماعت احمدیہ پر آیا۔ اور جس کے بہت کچھ آثار اب بھی پائے جاتے ہیں اس میں سے مردانہ وار گذر کر اس نے ثابت کر دیا ہے۔ کہ وہ احمدیت کو خدا تعالیٰ کی اتنی بڑی نعمت سمجھتی ہے۔ کہ اس کی خاطر دُنیا کی ہر ایک تکلیف بخندہ پیشانی اُٹھانے کے لئے تیار ہے۔ وہ اپنا مال اپنی اولاد حتےٰ کہ اپنی جان بھی اس راہ میں قربان کر دینا اپنے لئے باعث سعادت یقین کرتی ہے۔ لیکن یہ گوارا نہیں کر سکتی کہ خدا تعالےٰ کے اس فضل سے جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی غلامی میں داخل ہونے کی وجہ سے حاصل ہوا۔ محروم ہونے کا خیال بھی دل میں لائے۔

جب احمدیت کی اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی غلامی میں داخل ہونے کی ہر احمدی کے دل میں یہ قدر و وقعت ہے۔ اور اُدھر مومن کی شان سے یہ امر بالکل بعید ہے۔ کہ ایسی نعمت جس کی تشہیر اور تقسیم اُسے کم کرنے کی بجائے اور زیادہ بڑھا دیتی ہے۔ اور خدا تعالےٰ کے فضل کا اور زیادہ مُورد بنا دیتی ہے۔ اسے اپنے تک ہی محدود رکھے۔ تو پھر کس طرح ممکن ہے۔ کہ جب مرکزی نظام کے ماتحت ایک خاص دن مقرر کر کے مطالبہ کیا جائے۔ کہ ہر احمدی جو کسی معقول وجہ سے معذور نہ ہو۔ وہ دن تبلیغ احمدیت میں صرف کرے۔ تو کسی احمدی کو ایک لمحہ کے لئے بھی کسی قسم کا تردد ہو پس یکم نومبر کو نہایت عمدگی کے ساتھ بہترین انتظام کے ساتھ اور بے حد خوش اسلوبی کے ساتھ تبلیغ احمدیت کا جو طریق بھی موقعہ اور محل کے لحاظ سے موزوں و مناسب ہو۔ اس سے کام لینا چاہیئے۔

لیکن عام طور پر دوستانہ انفرادی گفتگو کو ترجیح دینی چاہیئے۔ کیونکہ اس طرح مخاطب کو سوچنے اور سمجھنے کا اچھا موقع ملتا ہے۔ اور حضرت امیر المومنین ایدہُ اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کو پوری طرح پیش نظر رکھنا چاہیئے۔ کہ

"عاجزانہ رنگ میں دوسروں کے پاس جاؤ۔ تمہارے چہروں سے محبت کے آثار ظاہر ہوں۔ زبان پر شیریں الفاظ جاری ہوں۔ آنکھوں میں نمی ہو۔ اور یوں معلوم ہو۔ کہ گویا یہ خیال تمہیں تڑپا رہا ہے۔ کہ تمہارا ایک عزیز تباہ ہو رہا ہے اُسے بچانے کے لئے تم آئے ہو"!

اگرچہ عام طور پر لوگوں میں یہ احساس ترقی کر رہا ہے۔ کہ احمدیوں کی بات کو غور سے سُننا۔ اور اسے معقولیت کی کسوٹی پر پرکھنا ضروری امر ہے۔ یہ نہیں کہ ان کی بات ہی نہ سُنی جائے۔ اور نہ دوسروں کو سُننے دی جائے۔ تاہم ایسے لوگ بھی ہیں۔ جو مسلمان کہلاتے بلکہ مسلمانوں کے مذہبی راہ نما بنتے ہیں۔ لیکن مسلمانوں کو بپتسمہ دے کر عیسائی بنا لینے کے وقت یا اشدھ کر کے آریہ بنا لینے کے وقت تو ٹس سے مس نہیں ہوتے۔ لیکن جب کوئی احمدی اسلام کی حقیقی تعلیم سے مسلمانوں کو آگاہ کرے ان کو اسلام پر پختہ بنانے کے لئے صداقت اسلام ثابت کرے۔ اسلام کو تمام دیگر مذاہب کے مقابلہ میں کامل ثابت کر کے اس بات کے لئے تیار کرنا چاہیئے۔ کہ وہ نہ صرف خود ارتداد کے گڑھے میں گرنے سے بچ جائیں۔ بلکہ دوسروں کو بھی بچانے کی قابلیت بھی پیدا کر لیں۔ تو ان لوگوں کی رگِ غیرت پھڑک اُٹھتی ہے۔ اور وہ اعلان کرنے لگ جاتے ہیں۔ کہ مسلمان کہلانے والے آریہ بن جائیں۔ تو اچھا۔ عیسائی ہو جائیں۔ تو بہتر۔ مگر احمدیوں کی بات نہ سُنیں۔ اور ان کے قریب تک نہ پھٹکیں۔

ایسے ہی تنگ دل نہیں بلکہ دشمن اسلام لوگوں کی طرف سے اخبار "احسان" نے عوام کو احمدیوں کے خلاف اشتعال دلانے کی کوشش کی ہے۔ اور مولوی حبیب الرحمٰن نے احرار کانفرنس لاہور میں شامل ہونے والے لوگوں کو کھلم کھلا تاکید کی ہے۔ کہ یکم نومبر کو جہاں تک ممکن ہو احمدیوں کو تنگ کیا جائے۔ اور فتنہ و فساد پیدا کرنے کی کوشش کی جائے اگرچہ کوئی سمجھدار انسان احرار کی باتوں کو پرِ پشہ جتنی وقعت دینے کے لئے تیار نہیں تاہم چونکہ جہال کی بھی کمی نہیں۔ اس لئے کوشش کی جائے۔ کہ کسی جگہ احرار کے کسی ایجنٹ کو کسی قسم کی شرارت کرنے کا موقعہ نہ مل سکے۔ اور جب حضرت امیر المومنین ایدہُ اللہ تعالیٰ کے مندرجہ بالا ارشاد پر عمل کیا جائیگا۔ تو احرار کو یقیناً اپنے منصوبہ میں ناکامی اور نامرادی کا منہ دیکھنا پڑیگا۔

یوم التبلیغ کے متعلق یہ مختصر سی تحریک کرتے ہوئے ہم امید رکھتے ہیں کہ احباب گذشتہ سالوں کے تجربات سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اب کے پہلے سے بھی زیادہ اہتمام کے ساتھ تبلیغ میں حصہ لیں گے:

سب مذاہب کے لوگوں کی مشترکہ عبادت گاہ

اخبارات میں شائع ہوا ہے۔ کہ بنارس میں گاندھی جی نے ایک ایسے مندر کا افتتاح کیا ہے جس کا نام "بھارت ماتا" رکھا گیا ہے۔ اور جس کی غرض گاندھی جی نے یہ بیان کی ہے۔ "میں چاہتا ہوں کہ یہ مندر سب ہندوستانیوں کی عبادتگاہ ہو۔ جہاں تمام ہندوستانی جا سکیں۔ بھارت ماتا سے اپنا احترام دکھا سکیں۔ اور مذہبی اختلافات بھول جائیں"۔ (ملاپ ۲۷ر اکتوبر)

ہندوستان ایسے ملک میں جہاں ایک دوسرے کے مذہبی معاملات میں مداخلت کرنا ہر وہ فریق اپنا حق سمجھتا ہے۔ جسے اپنی تعداد اور قوت کا گھمنڈ ہو۔ اور جہاں ایسے واقعات کے نہایت شرمناک نتائج رونما ہوتے رہتے ہیں۔ کہ ایک دوسرے کی عبادت گاہوں کی بے حرمتی کی جاتی ہے۔ یا اپنی عبادتگاہ میں عبادت کرنیوالوں کی یکسوئی اور توجہ کو پراگندہ کیا جاتا ہے ایک ایسی عمارت کی تعمیر جہاں ہر مذہب کے انسان کو اپنے طریق پر عبادت کرنیکا حق حاصل ہو۔ ایک خوش کن فال ہے۔ گو یہ نہیں کہا جا سکتا۔ کہ عملی طور پر کہاں تک اسے مفید بنایا جا سکیگا تاہم یہ احساس کہ کسی مذہب کے انسان کی عبادت میں کسی کو کسی رنگ میں مداخلت نہیں کرنی چاہیئے۔ بلکہ یہاں تک رواداری دکھانی چاہیئے۔ کہ ایک ہی جگہ سب عبادت کر سکیں۔ اچھے نتائج پیدا کر سکتا ہے۔ لیکن اس سے بھی زیادہ ضرورت اس بات کی ہے۔ کہ ہر مذہب و ملت کے ذمہ دار لیڈر اپنے ہم عقیدہ لوگوں کو اس بات کی تعلیم دیں۔ کہ ایک دوسرے کے مذہبی معاملات میں کسی قسم کی مداخلت نہیں کرنی چاہیئے۔ اور ہر ایک کو آزادی ہونی چاہیئے۔ کہ جو مذہب چاہے۔ قبول کرے۔ اور جس طرح اس کا مذہب اسے بتائے اس طرح عبادت کرے۔

اگر اہل ہند میں صرف یہ ایک بات پیدا ہو جائے۔ تو ان کے بہت سے پاپ کٹ سکتے اور انہیں اتنی قوت حاصل ہو سکتی ہے۔ کہ انہیں اس طرح ہر جگہ ذلیل نہ ہونا پڑے۔ جس طرح

Digitized by Khilafat Library

عشق و محبت ۶

ترکِ دُنیا — عشق و محبّت — اور دُعا

چند چند از حکمتِ یونانیاں
حکمتِ ایمانیاں را ہم بخواں

حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب کے قلم سے

ایک دن قرآن مجید کی تلاوت کرتے کرتے مجھے خیال آیا۔ کہ آیا گذشتہ انبیاءؑ میں کوئی نبی ایسا بھی ہوا ہے جس کے متعلق اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہو۔ کہ اُسے ہم نے اپنی طرف سے محبت کا تحفہ دیا اس پر معلوم ہوا۔ کہ ہاں ہے۔ اور وُہ حضرت موسٰے علیہ السلام ہیں جن کی بابت اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے کہ اَلْقَیْتُ عَلَیْکَ مَحَبَّۃً مِّنِّیْ۔ یعنی اے موسٰے میں نے اپنی محبت کا پرتو تجھ پر ڈالا۔ یہ آیت ذہن میں آتے ہی میں نے خیال کیا۔ کہ لو۔ اب کیوں نہ حضرت موسٰے علیہ السلام سے براہ راست ہی پوچھ لیں۔ آپ تو بڑے صاحب گو نبی ہیں۔ کچھ ہمیں بھی اس راستہ کا سبق پڑھا دیجئے ؎

اس خیال کا آنا تھا۔ کہ کلام اللہ کے اندر سے حضرت موسٰے علیہ السلام فوراً سامنے آموجود ہوئے۔ اور فرمانے لگے۔ میرا قصّہ عشق و محبت یوں ہے کہ میں ایک روز مدین کی طرف سے اپنے اہل وعیال کو لے کر اپنے خسر کی دس سالہ خدمت کے بعد (یا یوں کہو کہ عشق مجازی کے مظاہرہ کے بعد) واپس مصر کی طرف آرہا تھا۔ کہ سردی اور اندھیرے کی وجہ سے آگ کی ضرورت محسوس ہوئی میں بیوی کو ایک طرف بٹھا کر خود آگ کی تلاش میں نکلا (یا یوں سمجھو۔ کہ محبت کی جستجو کے لئے بیوی سے کچھ علیحدگی ضروری ہوگی) تو دُور سے روشنی نظر آئی۔ قریب ہوا۔ تو وُہ آگ ہی تھی۔ میں لپکتا ہوا ادھر دوڑا۔ تو معلوم ہوا۔ کہ ایک درخت ہے سراسر نور ہی نور اور روشنی ہی روشنی ہے۔ دیکھ کر حیران رہ گیا۔ کہ اتنے میں اندر سے آواز آئی۔ یَامُوْسٰے اِنِّیْٓ اَنَا اللّٰہُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ۔ بس میں تو وہیں اس ایک ہی آواز پر فریفتہ اور شیدا ہو گیا۔ اور سمجھ لیا۔ کہ آگ دکھا کر مجھے بُلانے کا بہانہ تھا۔ اور یہ کہ حضور ہی پہلے اپنے عاجز بندوں سے محبت کیا کرتے ہیں۔ اور در اصل

عشقِ اول در دلِ معشوق پیدا مے شود

والی بات بالکل ٹھیک ہے۔

اس کے بعد ”وہ جو تھے“ وُہ یوں فرمانے لگے۔ کہ اے موسٰے یہ تیرے ہاتھ میں کیا ہے۔ میں نے عرض کیا۔ یہ میرا عصا ہے۔ میں اس پر سہارا لیتا ہوں۔ اور اس سے بہت سے کام اپنے کرتا ہوں۔ اور یہ میرے بڑے فائدہ کی چیز ہے۔ کچھ ناراضگی کی آواز سے بولے کہ اسے پھینک دے۔ میں نے اسے پھینک دیا۔ جب پھینک چکا۔ تو کیا دیکھتا ہوں۔ کہ وُہ تو سانپ تھا۔ بلکہ اژدہا جسے میں اپنے ہاتھ میں ساری عمر لئے پھرتا رہا۔ میری جان نکل گئی۔ میں اس خوفناک سانپ کو دیکھ کر وہاں سے بھاگا۔ اور حضور کا خیال بھی نہ کیا۔ بس جان کی فکر پڑ گئی۔ اور اس خیال نے۔ کہ ساری عمر اپنے ہاتھ میں ایک خوفناک اژدہا پکڑے پھرا۔ مجھے لرزا دیا۔ خیر حضور نے پھر آواز دے کر بلایا اور کہا۔ کہ ہم اس کی ویسی ہی شکل بدل دیں گے جیسی پہلے تھی۔ اب تو ہمارے حکم سے اسے اٹھا لے۔ میں نے اٹھا لیا۔ تو وُہ اژدہا پھر عصا بن گیا ؎

اتنا کہکر حضرت موسٰے علیہ السلام فرمانے لگے۔ کہ کچھ سمجھا تو نے۔ میں نے کہا۔ ہاں کچھ کچھ سمجھا ہوں۔ اور وُہ یہ کہ آپ نے سمجھا ہوگا۔ کہ یہ عصا جس پر میں توکل اور سہارا کر رہا تھا۔ یہ دُنیا کا تمثل تھا۔ اور میں نے خوب اس کے فائدے بیان کئے تھے۔ کہ یہ بڑے کام کی چیز اور قابلِ اعتماد ہے۔ بس یہی وجہ ناراضگی کے لہجہ کی تھی۔ وُہ یہ چاہتے تھے۔ کہ دُنیا کو چھوڑ کر بندہ مجھ پر توکل کرے۔ اور مجھ سے سارے فائدے حاصل کرے۔ اور میرے ساتھ کسی کو شریک نہ بنائے۔ حقیقۃً جب تک انسان دُنیا کو بکلی ترک نہ کردے۔ خدا تعالےٰ راضی ہوتا ہی نہیں۔ اور جب تک یہ ساتھ رہتی ہے۔ اس کے عیب بھی نظر نہیں آتے۔ مگر جب اسے خدا کے حکم سے بکلی ترک کردیں۔ تو پھر معاً حقیقت کھل جاتی ہے کہ یہ تو سانپ ہے یا اژدہا ہے۔ شائد اسی آیت سے یہ نکتۂ معرفت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دُنیا کی بابت تحریر فرمایا ہے ؎

جی مت لگاؤ اس سے دلکو چھڑاؤ اس سے
رغبت ہٹاؤ اس سے بس دور جاؤ اس سے
یارو یہ اژدہا ہے جاں کو بچاؤ اس سے

سو سلوک کے راستہ میں ترکِ دُنیا کرنا پڑتا ہے۔ کیونکہ دُنیا اژدہا ہے۔ اور مہلک ہے۔ اور توکل نہیں کرنے دیتی۔ اور اپنی خوبصورتی اور فوائد کی وجہ سے خدا کی طرف سے انسان کو کھینچ لیتی ہے۔ اور انسان کا ہاتھ بے کار کر دیتی ہے لیکن جب خدا تعالےٰ کی طرف سے اِنِّیْ اَنَا اللّٰہُ کی آواز آجائے اور اس سے تعلق ہو جائے۔ اور خدا تعالےٰ اس کی حقیقت اژدہا ہونے کی بندہ پر منکشف کردے۔ تو پھر وہی دُنیا اسے واپس دی جاتی ہے اور اجازت ہوتی ہے۔ کہ بقدر ضرورت اس میں سے اپنی معاش لے لے۔ اور اس میں سے کھالے۔ جس طرح گھوڑا کام کرنے سے پہلے اپنی نہاری کھاتا ہے۔ اور کپڑا پہن لے۔ جتنی اس کی واقعی ضرورت ہے۔ یعنی تحریک جدید کا ممبر بن جائے۔ اس کے بعد دل تو اس سے لگ ہی نہیں سکتا کیونکہ ہر وقت اژدہا ہونے کا خیال اس کے ساتھ وابستہ ہو جاتا ہے۔ فقط وُہ حصہ لیا جاتا ہے۔ جو خدا تعالےٰ بندہ سے کہتا ہے۔ کہ اتنا تیرے لئے ضروری ہے۔ اتنا لے اور اَقْبِلْ وَلَا تَخَفْ اِنَّکَ مِنَ الْاٰمِنِیْنَ کا ارشاد ہو جاتا ہے۔ کہ جب تو نے اصلیت اس دُنیا کی دیکھ لی۔ اور میری آواز سن لی اور میری تجلی تجھے نظر آگئی۔ اس کے بعد اس قدر ضروری حصہ دُنیا کا تجھے نقصان نہیں پہونچا سکتا ؎

میری یہ گفتگو سُنکر حضرت موسٰے علیہ السلام نے تبسم کیا۔ اور پھر آگے چلے یعنی اپنا قصۂ سلوک سنانے لگے۔ کہ اس مرحلہ کے بعد میرے رب نے فرمایا ترکِ دُنیا کے بعد اب دوسرا مرحلہ عشق کا ہے۔ اس کے آثار دکھا۔ میں حیران تھا کہ کیا کروں۔ فرمایا۔ اُدْخِلْ یَدَکَ فِیْ جَیْبِکَ میں خاموش رہا پھر دوبارہ فرمایا۔ اُسْلُکْ یَدَکَ فِیْ جَیْبِکَ۔ تب میں بات کو سمجھا۔ اچھا تم بتاؤ۔ کہ تم کیا سمجھے۔ تم تو امت محمدیہ میں داخل ہو۔ اور کہتے ہیں کہ وُہ لوگ بات خوب سمجھتے ہیں۔ میں نے کہا۔ اس کا مطلب یہ ہوگا۔ کہ کوئی ظاہری نشان عاشقوں کی مشہور و معروف کارگزاری کا اس وقت میرے سامنے بطور عہدِ محبت کے پیش کر۔ اور وُہ مشہور بات یہ ہے۔ کہ عاشق اکثر پہلے اپنا گریبان ہی چاک کرتے ہیں۔ اور ہمیشہ اس چاکِ گریبان کو اپنے چاکِ داماں سے ملا دیتے ہیں۔ اور پھر اس گریبان کو ساری عمر اپنے خدا بابت عشق سے وابستہ رکھتے ہیں۔ نوٹ آپ کے محبوب کا بھی یہ مطلب ہوگا۔ کہ پہلے دنیا ترک کر۔ اور اس کا نشان عصا کو پھینک کر دکھایا۔

پھر دُوسرا مطالبہ عشق کا کیا - اور اس کے لئے گریبان چاک کرنے کا اشارہ کیا - تاکہ اس اندرونی جذبہ کا بھی ایک ظاہری نشان قائم ہو جائے - جیسے کہ ہمارے پیرو مرشد نے پہلے ہی یہ نکتہ معرفت فرما دیا ہے ؎

کس طرح جانیں کہ ہے عشق حقیقی تمکو
جیب پارہ نہ ہو گر، چاک گریبان نہ ہو

اور چاک گریباں سے اشارہ ہے اس حقیقت کی طرف کہ عاشق اپنا محبت سے بھرا ہوا دل کھول کر معشوق کی نذر کر دیتا ہے۔

پھر آپ کو فرمایا - کہ ایسے متبرک ہاتھ کو میں ید بیضا بنا دُوں گا - جو حجت ہوگا - فرعونِ نفس پر - اور شارح ہوگا لوگوں کے لئے - اور پھر تزکیۂ نفس کی ضرورت احیاء العلوم والی نہیں رہے گی - جس کے لئے عمر نوح درکار ہے - بلکہ عشق کے نتیجہ میں جو ید بیضا ملے گا - وُہ سب تاریکیوں کو یکدم دُور کر دے گا - اور ایسا ہی فرمایا ہے - مسیح محمدی نے ؎

کوئی رہ نزدیک تر راہ محبت سے نہیں
طے کریں اس راہ سے سالک ہزاروں دشت خار

یعنی اس راہ میں تزکیہ نفس منٹوں میں ہوتا ہے - بجائے مہینوں کے اور دنوں میں ہوتا ہے - بجائے سالوں کے - اور یہی وُہ راستہ ہے - جو حضرت احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دُنیا کے آگے پیش کیا ہے - اور یہی انبیاء کی خود اپنی راہِ سلوک ہے - اور اسی راستہ پر داؤد بھی چلے تھے - اور ان کی اتباع میں وُہ شخص بھی جس نے فرمایا ہے - کہ ؎

طریق زہد و تعبد ندانم اے زاہد
خدائے من قدمم راند برہ داؤد

حضرت موسےٰ علیہ السلام اپنا راز افشا ہونے سے کچھ شرما سے گئے - اور مُسکرا کر کہنے لگے - کہ اس کے بعد ساتھ ہی یہ حکم بھی دیا کہ واضمم الیک جناحک من الرھب - اچھا - تم تو بڑے دور رس ہو - بتاؤ - تو اس کا کیا مطلب تھا - میں نے عرض کیا - اس کا یہ مطلب تھا - کہ عشق میں بالکل دیوانہ ہی نہ ہو جانا - بلکہ ساتھ عقل بھی رکھنا - اور فضول لوگوں کی سی باتیں نہ کرنا - بلکہ محبت کے ساتھ اس کا خوف بھی دل میں رکھنا - تاکہ ایسا نہ ہو عشق کے جذبات اور محبت کے ولولوں میں دعاء کو ہی بھول جاؤ - اور پھر پہلی دونوں چیزیں بھی ہاتھ سے جاتی رہیں -

کیوں جناب - کیا اس ارشاد کے ماتحت وُہ آپ کی رَبِّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ والی دُعا نہیں ہے ؟ بھلا ہم سے آپ کی یہ ادائیں چھپی رہ سکتی ہیں - پس جب یہ باتیں جمع ہو گئیں - جن کو لوگ ترکِ دُنیا - اور احسان اور دُعا کہتے ہیں - اور ہماری اصطلاح میں ان کو توحیدِ الٰہی - اور عشقِ الٰہی - اور خاکساری کہتے ہیں - تو پھر ایسا شخص ہر فرعون پر فتح پا لیتا ہے - بلکہ اسے غرق کر دیتا ہے - خواہ وُہ فرعون اس کا اپنا ہی نفس ہو - یا کوئی غیر ؛

میری یہ باتیں سُنکر حضرت موسےٰ علیہ السلام ہنس دیئے - اور فرمایا - کہ پھر تم مجھ سے راہِ سلوک کیا پوچھنے آئے تھے تم امتِ محمدیہ کے لوگ خود ہی بڑے کائیاں ہو - بس معلوم ہو گیا - یہ اسی احمد (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کی کارستانی ہے کیا تم میرا امتحان لینے آئے تھے - یا مجھ سے پوچھنے آئے تھے ؟ میں جلدی سے ان پر صلوٰۃ وسلام کر کے پھر قرآن مجید کی تلاوت میں مصروف ہو گیا - اور اس کے بطن کی طرف سے اس کے ظاہر کی طرف آگیا ؛ وَ نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا ؛

پینے کی چیز میں اگر مکھی پڑ جائے

اگر کھانے پینے کی چیز میں مکھی گر پڑے - تو مختلف طبائع پر اس کا مختلف اثر ہوتا ہے - یعنی اگر انسان آرام طلب اور نفاست پسند ہو - تو وُہ کھانے پینے کی چیز کو گرا دے گا - اور نئی طلب کرے گا - اگر غریب ہوگا - تو مکھی کو نکال دے گا اور کھانا کھا لے گا - علم الامراض کے رُو سے بھی پتہ چلتا ہے - کہ اُمرا عموماً نازک اور کمزور ہوتے ہیں - اور ان میں بیماری کے خلاف مدافعانہ قوت (Vitality) غرباء کی نسبت کم ہوتی ہے - غرباء چونکہ جفاکش اور محنتی ہوتے ہیں - اس لئے مضبوط ہوتے ہیں - اور وُہ امراض اُن پر آسانی سے غلبہ نہیں پا سکتے - جن کے جراثیم مکھی عموماً اپنے پروں اور ٹانگوں کے ذریعہ کھانے پینے میں ملا دیتی ہے - اسی لئے شریعتِ اسلامی نے جو کہ عین فطرتِ انسانی اور قوانین صحت کے مطابق ہے - یہ رکھا ہے - کہ انسان کا جی چاہے - تو مکھی نکال دے - اور کھانا استعمال کر لے - اور اگر نہ چاہے - تو نہ کرے ؛

مکھی کے تریاق والے پر کو ڈبونے کی بابت جو کچھ سنا جاتا ہے - اس کی نسبت چونکہ تا حال کوئی تحقیق نہیں ہوئی - اس لئے میرا خیال یہ ہے - کہ چونکہ انسان کے خیالات کا اثر اس کی صحت پر اور بیماری کے غلبہ پانے میں بہت ہوتا ہے - اس لئے اگر وُہ مکھی کو ڈبو لے گا - تو اسے بعد میں اس خیال سے کوئی تکلیف نہ ہوگی کہ مکھی کے پڑنے کی وجہ سے کھانے پینے کی چیز میں کوئی نقص پیدا نہیں ہوا - میں اس بارے میں دو مثالیں پیش کرتا ہوں - پہلی یہ ہے - کہ ہیضہ کے دنوں میں کئی اشخاص کو صرف ڈر کی وجہ سے اسہال کی شکایت ہو جاتی ہے - جو کہ بعض دفعہ مہلک بھی ثابت ہوتی ہے - یا جو اشخاص زیادہ ڈرتے ہیں - وُہ اس وبائی مرض کا شکار آسانی سے ہو جاتے ہیں - یا بعض دفعہ شکی طبع عورتوں کو اگر معمولی کتا بھی کاٹ جائے - تو باؤلے پن جیسی حرکات کرنے لگ جاتی ہیں - جو کہ درحقیقت اصل مرض کی علامات نہیں ہوتیں - بلکہ پہلے کی سُنی ہوئی ہوتی ہیں ؛

دوسری مثال یہ ہے - کہ امریکہ کے سائنسدانوں نے ایک دفعہ حکام سے مل کر ایک مجرم کو جسے صبح پھانسی دی جانی تھی - رات کو حاصل کر لیا - پھر اسے ایک ایسے کمرے میں باندھ دیا - جس میں روشنی نہ تھی - اس کی ٹانگ پر ایک معمولی سا چیرا دے دیا - اور ایک نلکی لگا دی - جس میں اوپر سے ایک ربڑ کی نالی میں سے پانی گر گر کر نیچے ایک برتن میں پڑتا تھا - جہاں سے ایک اور نالی کے ذریعہ پانی کہیں نیچے چلا جاتا تھا - ایسا کرنے کے بعد انہوں نے مجرم کو بتا دیا - کہ یہ اس لئے کیا گیا ہے - تا اس کا سارا خون نکل جائے - اور وُہ مر جائے - صبح جب سائنسدان پہونچے - تو وُہ مجرم مر چکا تھا - کیونکہ اُسے خیال ہو گیا تھا - کہ اس کا خون بہہ رہا ہے - حالانکہ وُہ پانی تھا ؛

پس اگر ایک غریب شخص اس معمولی سی ترکیب کے ساتھ اپنا اطمینان کر لینے کے بغیر چائے پی لیتا - تو وُہ کئی گھنٹے اس فکر میں رہتا - کہ شاید مکھی کے جسم کے ساتھ کسی مہلک مرض کے جراثیم نہ ہوں - اور ممکن تھا - کہ وُہ بیمار ہی ہو جاتا ؛

خاکسار ڈاکٹر بشیر محمود میڈیکل آفیسر - ارچوکی ؛

جلسہ پسرور

انشاء اللہ تعالیٰ پسرور ضلع سیالکوٹ میں ۷ - ۸ - نومبر ۱۹۳۶ء کو تبلیغی جلسہ ہوگا - یہ جلسہ نہایت ہی اہم ہے - ضلع سیالکوٹ کی تمام انجمنوں سے امید ہے - کہ وُہ زیادہ سے زیادہ افراد اپنے ہاں بھیج کر جلسہ کو کامیاب بنانے کی کوشش کریں گی - مرکز سے انشاء اللہ تعالےٰ سلسلہ کے بڑے بڑے علماء تشریف لے جائیں گے - جلسہ میں قیام و طعام کا انتظام پسرور کی انجمن کے ذمہ ہے - شامل ہونے والے اصحاب بستر ہمراہ لے جائیں ؛ (ناظر دعوت و تبلیغ قادیان)

Digitized by Khilafat Library

آسمانی آواز

یعنی

آنے والے عذابوں کے متعلق انذار

Digitized by Khilafat Library

ابتدائے دُنیا سے سنت اللہ اسی طرح پر واقع ہے۔ کہ ضلالت اور گمراہی کے ازالہ کے لئے آفتاب حقیقت کا طلوع ہوتا ہے۔ انبیاء خدا کا نور ہوتے ہیں وہ تیرہ و تاریک دلوں کو اپنی ضیاء پاشی سے بقعۂ نور بنا دیتے ہیں۔ خدا کے یہ برگزیدہ بندے ماننے والوں کو بشارات الٰہیہ سناتے ہیں۔ اور جو لوگ اس نور سے روگردانی اختیار کرتے ہیں۔ بلکہ اس نور کو بجھانے کے درپے ہوتے ہیں۔ اور نبیوں کے لگائے ہوئے پودے کو بیخ و بُن سے اکھاڑنا چاہتے ہیں۔ خدا تعالیٰ ان کے لئے عذاب مقدر فرماتا ہے۔ اور نبیوں کے ذریعہ اس کا اعلان کرواتا ہے۔ پس نبی وقت مومنین کے لئے مُبَشِّر اور منکرین کے لئے مُنْذِر ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَمَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِيْنَ اِلَّا مُبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ (سورۃ الانعام) رحمت الٰہیہ کا تقاضا ہے۔ کہ جب کسی قوم یا ملک کے لئے ان کی بدیوں اور بداعمالیوں کے باعث عذاب مقدر ہو۔ تو اس عذاب کے آنے سے پیشتر ان لوگوں کو اپنی اصلاح کا ایک آخری موقع دیا جائے۔ اور آنے والے عذاب سے بچنے کے لئے آخری اعلان کھلے طور پر کر دیا جائے۔ اس لئے ایسے عذابوں سے قبل اللہ تعالیٰ ضرور کسی عظیم الشان نبی کو مبعوث فرماتا ہے۔ تا لوگ یہ نہ کہہ سکیں۔ کہ اگر ہمارے پاس عذاب سے پہلے خدا کا بھیجا ہوا آتا تو ہم اللہ کے احکام کی اطاعت اختیار کرتے۔ اور اس ذلت کے عذاب سے بچ جاتے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَلَوْ اَنَّا اَهْلَكْنٰهُمْ بِعَذَابٍ مِّنْ قَبْلِهٖ لَقَالُوْا رَبَّنَا لَوْلَا اَرْسَلْتَ اِلَيْنَا رَسُوْلًا فَنَتَّبِعَ اٰيٰتِكَ مِنْ قَبْلِ اَنْ نَّذِلَّ وَنَخْزٰى ۝ (طٰہٰ آیت ۱۳۴) کہ اگر ہم ان لوگوں کو رسول کے مبعوث کرنے سے پیشتر ہی عذاب سے ہلاک کر دیتے۔ تو وہ چلّا اٹھتے کہ اے خدا اگر تو ہماری طرف کوئی رسول بھیجتا۔ تو ہم عذاب میں مبتلا ہو کر ذلیل و رسوا نہ ہوتے۔ بلکہ تیرے حکموں کی پیروی کرتے۔ دوسری جگہ فرمایا ہے۔ وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِيْنَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلًا ۝ (بنی اسرائیل ۱۶) کہ ہم اس وقت تک عذاب نہیں دیتے۔ جب تک کسی رسول کو برپا نہ کرلیں۔ تیسری جگہ فرمایا۔ وَمَا اَرْسَلْنَا فِيْ قَرْيَةٍ مِّنْ نَّبِيٍّ اِلَّآ اَخَذْنَآ اَهْلَهَا بِالْبَاْسَآءِ وَالضَّرَّآءِ لَعَلَّهُمْ يَضَّرَّعُوْنَ ۝ (الاعراف آیت ۹۵) کہ ہم نے کسی جگہ نبی نہیں بھیجا۔ مگر ان بستیوں کے باشندوں کو مصائب اور تکالیف میں مبتلا کیا۔ تا وہ اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزی اور زاری کریں۔

بیان ماسبق سے ظاہر ہے کہ نبی اپنے زمانہ کے لوگوں کے لئے آیۂ رحمت بن کر آتا ہے۔ وہ عذاب نہیں لاتا۔ اور نہ وہ عذاب کا سبب ہوتا ہے۔ بلکہ وہ تو مقدر عذاب سے قبل از وقت آگاہ کرنے اور محفوظ رہنے کا طریق بتانے کے لئے آتا ہے۔ جب لوگ سرکشی اور تمرد کی راہ اختیار کر لیتے ہیں۔ تب آسمانی قضاء کا ظہور ہوتا اور ظالموں کو تہ و بالا کر دیا جاتا ہے۔ یہ حقیقت ہے۔ لیکن اہل دُنیا پہلے تو خدا کے فرستادہ اور مخلوق کے حقیقی ناصح کی آواز پر کان نہیں دھرتے۔ اسے مجنون اور دیوانہ قرار دیتے ہیں۔ اس کی باتوں کو ہزلیات سمجھتے ہیں۔ مگر جب عذاب آجاتا ہے۔ اور ہلاکت اپنا کام شروع کر دیتی ہے۔ تب لوگ عام طور پر (بجز انکے جن کے لئے آسمان پر سعادت مقرر ہوچکی ہو) معاندانہ رویہ اختیار کر کے یہ کہنا شروع کر دیتے ہیں۔ کہ یہ آفات اور یہ بلائیں۔ یہ طوفان یہ زلازل اور یہ تباہ کن حوادث اس نبی اور اس کے اتباع کی شومیٔ قسمت کا نتیجہ ہیں۔ یہ نبی کیا آیا۔ دُنیا کے لئے ہلاکت کا پیغام لایا۔ تاریکی کے فرزندوں کا یہ پُرانا وطیرہ ہے۔ قرآن مجید فرماتا ہے۔ قَالُوْٓا اِنَّا تَطَيَّرْنَا بِكُمْ لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهُوْا لَنَرْجُمَنَّكُمْ وَلَيَمَسَّنَّكُمْ مِّنَّا عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ (یٰس آیت ۱۹) کہ کفار نے نبیوں سے کہا۔ کہ ہم تو تمہارے وجود کو منحوس سمجھتے ہیں۔ اگر تم باز نہ آئے تو ہم تمہیں سنگسار کر دیں گے۔ اور تم کو ہماری جانب سے دردناک عذاب پہنچیگا پھر حضرت صالح علیہ السلام کے بیان میں فرمایا۔ قَالُوا اطَّيَّرْنَا بِكَ وَبِمَنْ مَّعَكَ ۝ قَالَ طٰٓئِرُكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ بَلْ اَنْتُمْ قَوْمٌ تُفْتَنُوْنَ ۝ (النمل آیت ۴۸) کہ ان کے دشمنوں نے عذابوں کو دیکھکر کہا۔ کہ ہم تیرے اور تیرے ماننے والوں کے وجود سے بدشگونی لیتے ہیں۔ یعنی تم ہی عذاب کا سبب ہو۔ حضرت صالحؑ نے فرمایا۔ میرا اس میں کیا دخل ہے۔ یہ تو سب تمہارے اپنے اعمال کی پاداش ہے۔ اور تمہیں انہی بُرے کاموں کی سزا مل رہی ہے۔ فرعونیوں کے عذاب کے بیان میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ فَاِذَا جَآءَتْهُمُ الْحَسَنَةُ قَالُوْا لَنَا هٰذِهٖ ۚ وَاِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ يَّطَّيَّرُوْا بِمُوْسٰى وَمَنْ مَّعَهٗ ؕ اَلَآ اِنَّمَا طٰٓئِرُهُمْ عِنْدَ اللّٰهِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ (الاعراف آیت ۱۳۱) کہ جب ان کو آرام پہنچتا۔ تو اسے اپنی خوش بختی کی طرف منسوب کرتے۔ اور جب کوئی عذاب آتا۔ تو اسے حضرت موسیٰؑ اور آپ کے ساتھیوں کی نحوست سے تعبیر کرتے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ ان کا نامۂ اعمال اللہ کے پاس ہے اور ان میں سے بہت ناواقف ہیں۔

ان آیات سے ثابت ہے۔ کہ کسی مدعیٔ نبوت کے دعوے کے بعد غیر معمولی حوادث اور عذابوں کا وقوع پذیر ہونا اس کی صداقت کی بہت زبردست دلیل ہے۔ اور ان عذابوں کو اس مدعیٔ نبوت اور اس کے ساتھیوں کی نحوست قرار دینا سراسر جہالت اور دھوکہ ہے۔ عقل انسانی بھی اس معیار کی تصدیق کرتی ہے۔ حتّٰے کہ دنیاوی حکومتوں کے طریق سزا میں بھی یہ بات داخل ہے۔ کہ مجرم پر انتہائی طور پر اتمام حجت کر دی جائے۔ اور اسے اپنی بریت یعنی سزا سے بچنے کا پُورا پُورا موقعہ دیا جائے۔

پس عذابوں کے غیر معمولی سلسلہ کے شروع ہونے سے پیشتر آسمانی منذر کا وجود ضروری ہے۔ اور کسی مدعیٔ نبوت کے دعوے کے بعد عذابوں کا غیر معمولی ظہور اس کی سچائی کا ناقابل تردید ثبوت ہے۔ خصوصًا جبکہ ہمیں یہ بھی معلوم ہو۔ کہ ان ہولناک نشانوں کے ظہُور سے سالہاسال پیشتر اس نبی نے ان عذابوں کی خبر دی تھی۔ یقینًا کوئی خدا ترس انسان اس دلیل کو ٹھکرا نہیں سکتا۔ ورنہ دُنیا سے امان اُٹھ جائے

پیارے بھائیو! آؤ ہم اس معیار کے رُو سے اس زمانہ میں مبعوث ہونیوالے آسمانی مصلح کو شناخت کریں۔ مذاہب عالم کا اتفاق ہے۔ کہ یہ آخری زمانہ ہے۔ اس میں بدی اپنے انتہا کو پہونچ گئی ہے۔ بنا بریں اس زمانہ میں کسی عظیم الشان نبی کا آنا ضروری ہے۔

آج سے نصف صدی پیشتر قادیان کی مقدس بستی میں خدا کا برگزیدہ ظاہر ہوا۔ اس نے زمینی لوگوں کو خدا کی آواز سُنائی۔ اس کا پیغام پہونچایا۔ اور ہر رنگ میں کوشش کی کہ زمینی لوگ آسمانی بن جائیں۔ اور مخلوق اپنے خالق کے آستانہ پر گر کر آنے والے عذاب ہاں لرزا دینے والے عذاب سے بچ جائے۔ لیکن افسوس کہ اس کی آواز پر استہزاء کیا گیا۔ اس کی سچی باتوں کو کذب و افتراء گردانا گیا۔ اور اس کے وعیدی انذار کو دیوانہ کی بڑ قرار دیا گیا

مگر آخر کیا ہوا؟ زلازل نے زمین کو ہلا دیا۔ اور طاعون نے ملک میں کہرام مچا دیا۔ جنگ کے اژدہا کے ذریعہ لاکھوں انسان لقمۂ اجل بن گئے۔ قحط طوفان اور سیلابوں نے ایک طرف اور دیگر آسمانی بلاؤں نے دوسری طرف انسانوں کو نیست و نابود کرنا شروع کر دیا۔ اور ہنوز یہ سلسلہ جاری ہے۔ بلکہ ہر آنے والی مصیبت پہلے سے زیادہ ہولناک اور ہیبت انگیز نظر آتی ہے۔ دنیا ابھی ایک آفت سے نجات نہیں پاتی۔ کہ دوسری مونہہ کھولے دکھائی دیتی ہے۔

بھائیو! خدارا سوچو کہ ایسا کیوں ہوا ہے؟ اور کیوں عذاب پر عذاب آ رہے ہیں۔ اگر آپ اللہ تعالےٰ کی رحمت اور اس کی قدیم سنت پر نظر ڈالیں گے۔ تو آپ کو صاف طور پر تسلیم کرنا پڑے گا کہ یقیناً انسان کی نافرمانی حد سے تجاوز کر چکی ہے۔ اور یقیناً خدا کا فرستادہ برپا ہو چکا ہے۔ اگر آج کچھ زبانیں اس صداقت کا انکار کریں تو پرواہ نہیں۔ کیونکہ وہ گھڑی آتی بلکہ دروازہ پر کھڑی ہے۔ جبکہ آنے والے خطرناک عذابوں کو دیکھ کر انسان پکار اٹھیں گے۔ یا مسیح الخلق عدوانا اور اس وقت زبانوں سے وہی ظاہر ہوگا۔ جو دلوں میں ہے۔ یعنی لوگ اس زمانہ کے برگزیدہ پر ایمان لے آئیں گے۔

پیارے ہم وطن بھائیو! اگر آپ کو پہلے معلوم نہیں تو آج جان لیں کہ ہمارے زمانہ میں اللہ تعالےٰ نے بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام پر اپنی تجلی ظاہر فرمائی۔ اور انہوں نے خدا کی روح سے علم پا کر اہل دنیا خصوصاً اہل ہند کو مخاطب کر کے فرمایا:۔

"یہ مت خیال کرو کہ امریکہ وغیرہ میں سخت زلزلے آئے۔ اور تمہارا ملک ان سے محفوظ ہے۔ میں تو دیکھتا ہوں کہ شاید ان سے زیادہ مصیبت کا مونہہ دیکھو گے۔ اے یورپ! تو بھی امن میں نہیں۔ اور اے ایشیا! تو بھی محفوظ نہیں۔ اور اے جزائر کے رہنے والو! کوئی مصنوعی خدا تمہاری مدد نہیں کرے گا۔ میں شہروں کو گرتے دیکھتا ہوں اور آبادیوں کو ویران پاتا ہوں۔ وہ واحد یگانہ ایک مدت تک خاموش رہا۔ اور اس کی آنکھوں کے سامنے مکروہ کام کئے گئے۔ اور وہ چپ رہا۔ مگر اب وہ ہیبت کے ساتھ اپنا چہرہ دکھلائے گا۔ جس کے کان سننے کے ہوں سنے۔ کہ وہ وقت دور نہیں میں نے کوشش کی۔ کہ خدا کی امان کے نیچے سب کو جمع کروں۔ پر ضرور تھا کہ تقدیر کے نوشتے پورے ہوتے۔ میں سچ سچ کہتا ہوں۔ کہ اس ملک کی نوبت بھی قریب آتی جاتی ہے۔ نوح کا زمانہ تمہاری آنکھوں کے سامنے آ جائے گا۔ اور لوطؑ کی زمین کا واقعہ تم بچشم خود دیکھ لوگے۔ مگر خدا غضب میں دھیما ہے۔ توبہ کرو تا تم پر رحم کیا جائے"۔

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۵۷)

ہم نہایت ہمدردی اور محبت کے ساتھ تمام انسانوں کو خدا تعالےٰ کی آواز کی طرف بلاتے ہیں۔ مبارک ہیں وہ لوگ جو اس چند روزہ زندگی میں خدا کی رضا کی راہوں پر گامزن ہوتے اور اس کا قرب حاصل کرتے ہیں۔

وَمَا عَلَيْنَا إِلَّا الْبَلَاغ

خاکسار

ابوالعطاء اللہ دتا جالندھری

مہتمم نشر و اشاعت نظارت دعوۃ و تبلیغ قادیان

پنشنر اصحاب خدمت دین کے لئے اپنے آپکو وقف کریں

Digitized by Khilafat Library

سلسلہ عالیہ احمدیہ کے قیام کی اصل غرض و غائت کا ذکر خداوند کریم نے اپنے پاک کلام میں بایں الفاظ فرمایا ہے۔ کہ ھو الذی ارسل رسوله بالھدیٰ و دین الحق لیظھرہ علی الدین کله و لو کرہ الکافرون یعنے خدا تعالےٰ وہ ذات ہے۔ جس نے اپنے موعود رسول کو ہدائت اور دین الحق دے کر بھیجا۔ تاکہ اسلام کو تمام ادیان باطلہ پر غالب کر دکھائے۔ اگرچہ کفار اس کو ناپسند ہی کریں۔

اس آئت کے الفاظ و لو کرہ الکافرون میں یہ بتلایا گیا ہے۔ کہ آخری زمانے میں جب وہ موعود رسول مبعوث ہوگا۔ اور اسلام کو تمام ادیان پر غالب کرنے کی سعی کریگا تو تاریکی کے فرزند ایڑی سے چوٹی تک کا زور لگائیں گے۔ اور اس کے رستے میں روڑے اٹکانے کے لئے ہر ناجائز وسائل اختیار کریں گے۔ چنانچہ آج ہم اپنی آنکھوں سے یہ نقشہ دیکھ رہے ہیں۔ کہ قرآن کریم کی سینکڑوں برس قبل کی بیان کردہ یہ پیشگوئی پوری ہو رہی ہے۔ لیکن اس کے مقابلہ میں اگر جماعت احمدیہ کی حالت کو دیکھا جائے۔ تو یقیناً ہر صاحب بصیرت کا دل بول اٹھے گا۔ کہ ابھی مزید جد و جہد کی ضرورت ہے۔ اگرچہ ہر قسم کی ترقی اللہ تعالےٰ کے فضل سے ہوتی ہے۔ لیکن پھر بھی جب تک کسی جماعت کا مرکز ہر صورت میں مضبوط نہ ہوگا۔ اس وقت تک وہ جماعت حقیقی معنوں میں کامیابی کا خوشنما چہرہ نہیں دیکھ سکتی۔ چنانچہ مرکز کا بالفاظ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز یہ حال ہے۔ کہ

"موجودہ حالت میں کام چل ہی نہیں سکتا۔ جب تک زیادہ آدمی کام کرنے والے نہ ہوں۔ مگر بجٹ پہلے ہی پورا نہیں ہوتا تو اور آدمی کیسے رکھے جا سکتے ہیں۔ اس لئے میں تحریک کرتا ہوں۔ کہ وہ بیسیوں آدمی جو پنشن لیتے ہیں۔ اور گھروں میں بیٹھے ہیں کہ چھوٹی سرکار سے پنشن لیں۔ اور بڑی سرکار کا کام کریں۔ یعنی دین کی خدمت کریں"۔

پھر فرماتے ہیں۔ "کہ بیسیوں ایسے لوگ ہیں جو پنشن لیتے ہیں اور جنہیں اپنے گھروں میں کوئی کام نہیں۔ میں ان سے کہتا ہوں کہ خدمت دین کے لئے اپنے آپ کو وقف کریں۔ تا ان سکیموں کے سلسلے میں ان سے کام لیا جائے۔ یا جو مناسب ہوں انہیں نگرانی کا کام سپرد کیا جائے۔ ورنہ اگر نگرانی کا کام نہ کیا گیا۔ تو عملی رنگ میں نتیجہ اچھا نہیں نکل سکے گا"۔

پس مرکز کی موجودہ مشکلات کا اندازہ کر کے اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی مندرجہ بالا تحریک پڑھ کر کون شخص ہوگا۔ جو اس خدا کی منشا کے مطابق اٹھائی ہوئی آواز پر لبیک نہ کہے گا۔ لہٰذا پنشنر دوست اس تحریک میں حصہ لے کر سلسلہ کے لئے مفید وجود ثابت ہوں۔ امید ہے کہ سب پنشنر اصحاب بہت جلد اپنے آپکو بموجب مطالبہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ پیش فرمائیں گے۔ خداوند کریم آپ کا حامی و ناصر ہو آمین۔

(انچارج تحریک جدید قادیان)

گداگری اور مسلمان

برادران اسلام! اچھے بھلے تندرست مسلمانوں کو آپ ایک ایک پیسہ دے کر گداگری جیسا مکروہ فن نہ سکھا دیں۔ بلکہ ٹھوس مدد کریں۔ یا ہماری نئی سکیم کے اشتہارات جو بے روزگار مسلمانوں کی ہمدردی کو مد نظر رکھتے ہوئے چھپوائے گئے ہیں۔ ہم سے مفت منگا کر اپنے شہر یا قصبہ کی مسجدوں کے دروازوں پر لئی سے لگا دیں۔ اور تقسیم بھی کریں۔ نیز ان اشتہاروں کو پڑھ کر ان پر خود بھی عمل کریں۔ اور دوسرے مسلمانوں کو بھی عمل کرنے کی ہدائت کریں۔ انشاء اللہ تعالےٰ ان اشتہاروں پر عمل کرنے کے بعد آپکو کوئی بھی مسلمان بے روزگار یا گداگر نظر نہیں آئے گا۔

المشتہر

خادم المسلمین مہتمم کتبخانہ برکات الاسلام لاہور

بیرون دروازہ شیرانوالہ فیروز سٹریٹ

گوکھووال میں احمدی مبلغین کا کامیاب مناظرہ

پندرہ اصحاب جماعت احمدیہ میں داخل ہوگئے

Digitized by Khilafat Library

۱۵ و ۲۶ ستمبر کو گوکھووال میں احمدیہ جماعت کا جلسہ تھا۔ جو بفضل تعالیٰ بہت کامیاب ہوا۔ اس موقع پر جماعت احمدیہ اور اہل سنت سکنہ گوکھووال میں حیات و وفات مسیح ناصری علیہ السلام۔ ختم نبوت کی حقیقت اور صداقت حضرت مرزا صاحب علیہ السلام کے مضامین پر مناظرہ مقرر ہوا۔ ارد گرد کے علاقے میں ہر دو فریق نے ہر ممکن کوشش سے اس مناظرہ کی تشہیر کی تاکہ کثرت سے لوگ آئیں اور فائدہ اٹھائیں۔

۱۱ و ۱۲ اکتوبر مناظرہ کے لئے مولوی ابوالعطاء صاحب جالندھری مولوی دل محمد صاحب۔ مولوی محمد نذیر صاحب ملتانی۔ مولوی غلام احمد صاحب مجاہد قاضی محمد نذیر صاحب اور ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم تشریف لائے۔ اہل سنت مسلمانوں کی طرف سے مولوی محمد شفیع صاحب آف سنکترہ مولوی محمد علی صاحب جالندھری اور لال حسین صاحب اختر ہی چند اور علما کے آئے۔ پہلے مضمون میں ہماری طرف سے مولوی محمد نذیر صاحب ملتانی مناظر اور قاضی محمد نذیر صاحب فاضل صدر تھے۔ اور اہل سنت کی طرف سے مولوی محمد شفیع صاحب مناظر اور مولوی محمد علی صاحب صدر قرار پائے۔ دوسرے مضمون میں ہماری طرف سے مولوی دل محمد صاحب مناظر اور مولوی ابوالعطاء صاحب صدر تھے۔ اور فریق ثانی کی طرف سے مولوی محمد علی صاحب جالندھری مناظر اور مولوی محمد شفیع صاحب صدر تھے۔ تیسرے مضمون میں ہماری طرف سے ملک عبدالرحمٰن صاحب خادم پلیڈر مناظر اور مولوی غلام احمد صاحب مجاہد صدر تھے۔ اور اہل سنت کی طرف سے لال حسین صاحب اختر مناظر اور مولوی محمد علی صاحب صدر تھے۔ ہر سہ مضامین پر نہایت کامیاب مناظرہ ہوا۔ تعداد سامعین ایک ہزار سے زائد ہوتی رہی تیسرے مضمون کے وقت بہت زیادہ تعداد تھی۔

خدا کے فضل و کرم سے پہلے جلسہ سے لے کر اب تک پندرہ اشخاص داخل سلسلہ ہو چکے اور کئی اصحاب نے وعدہ کیا ہے کہ وہ امسال جلسہ سالانہ قادیان میں شریک ہونگے۔ غیر احمدیوں نے ایک شخص کو جو گوکھووال سے دس کوس کے فاصلے پر رہتا تھا۔ اس مناظرہ پر بلوا کر اس سے ارتداد کا اعلان کرایا۔ چونکہ ہم اس شخص سے واقف نہ تھے۔ اس لئے ہم اس وقت اس کے حالات لوگوں کو نہ بتا سکے۔ لیکن اس کے مقابلہ میں خدا تعالیٰ نے ہماری کامیابی کا یہ سامان کیا کہ مقامی غیر احمدیوں میں سے دو ایسے شخص جو ان کو چندہ بھی دے چکے تھے۔ انہوں نے ہمارے سٹیج پر آکر اپنی احمدیت کا اعلان کیا۔ بعد میں جب اس مرتد کی حقیقت حال معلوم کی گئی۔ تو پتہ لگا۔ کہ وہ شخص مدت سے غیر احمدی ہو چکا تھا۔ اس کے گاؤں کا کوئی شخص اسے احمدی نہیں سمجھتا۔ وہ کئی دفعہ اپنے سسرال کے ڈرانے پر ان کے ہاں اور دوسرے مقامات پر اس سے پہلے بھی اعلان ارتداد کر چکا ہے غیر احمدیوں نے مناظرہ میں خود ناکام رہنے کے بعد عیسائیوں کو انگیخت کی کہ وہ احمدیوں کو مناظرہ کا چیلنج دیں۔ چنانچہ انہوں نے مناظرہ کا چیلنج دیا جو فوراً منظور کر لیا گیا۔ اور ۱۳ اکتوبر کو ۸ بجے سے گیارہ بجے دوپہر تک صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر اور ۱۲ بجے سے تین بجے دوپہر تک الوہیت مسیح ناصری پر مناظرہ ہوا۔ ہماری طرف سے پہلے مناظرہ میں مولوی غلام احمد صاحب مجاہد اور دوسرے مضمون میں قاضی محمد نذیر صاحب امیر جماعت احمدیہ لائل پور مناظر تھے۔ عیسائیوں کی طرف سے پادری ہیلا رام مناظر اور صدر مقامی مناد تھے۔ یہ مناظرہ بھی خدا کے فضل و کرم سے نہایت کامیاب رہا۔

اس مناظرہ کے بعد منشی محمد دین صاحب معہ اہلیہ داخل سلسلہ ہوئے۔ یہ صاحب غیر احمدیوں کی طرف سے بانی مناظرہ کے چچا ہیں۔ اور وہ ان کے سرگرم ممبر تھے۔ الحمد للہ

خاکسار:۔ چراغ دین نمبردار پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ گوکھووال

لاہور میں جماعت احمدیہ کے خلاف احرار کی بدزبانی

حکومت کی طرف سے احرار کی نازبرداری

احرار نے جب ہر طرف سے منہ کی کھاکر اور اپنے شغل شورش پسندی کے لئے کوئی اور موقعہ نہ پاکر لاہور میں ایک کانفرنس کا ڈھونگ رچایا۔ تو ان کا مقصد سوائے اس کے کچھ نہ تھا کہ جماعت احمدیہ کے خلاف ایک بار پھر محاذ جنگ قائم کر کے فتنہ و فساد پیدا کریں۔ اور افترا پردازیوں اور کذب بیانیوں کے ذریعہ عوام کو احمدیوں کے متعلق اشتعال دلا کر حصول زر کی راہ نکالیں۔ تاکہ آئندہ اسمبلیوں میں کامیاب ہو کر ملت اسلامیہ کا گلا گھونٹ سکیں۔ لاہور کی "پولیٹیکل کانفرنس" کی ناکامی کا حال قارئین پڑھ چکے ہیں۔ احرار کی ناکامی اور رسوائی اس سے معلوم ہو سکتی ہے کہ دیہات میں لاریاں بھیج کر دیہاتیوں کو یہ کہہ کر لایا گیا کہ "تمہیں لاہور کی سیر کرائی جائے گی۔ تین دن روٹی مفت ملے گی۔ لال قمیصیں پہننے کو دی جائیں گی۔ اس لئے لاہور میں احرار کے جلسے پر چلو۔ اور جب صدر کا جلوس نکالا گیا تو ان کا سیاہ جھنڈیوں سے شاندار استقبال کیا گیا۔ ڈبی بازار کے مسلمانوں نے والنٹیروں کو پانی تک پلانے سے انکار کر دیا جب احراریوں نے لاہور میں اپنی دال گلتی نہ دیکھی۔ اور جلسہ ناکام نظر آنے لگا تو انہوں نے جماعت احمدیہ کی مقدس ہستیوں کے خلاف وہ گند اچھالا اور ایسی امن شکن حرکات کیں کہ لاہور کا کوئی شریف انسان ان کے جلسہ کے پاس نہ پھٹکا۔

۲۳ اکتوبر کی شام کو نام نہاد "تبلیغی کانفرنس" میں مولوی حبیب الرحمٰن نے جماعت احمدیہ کے بانی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی شان میں نہایت دلآزار اور اشتعال انگیز کلمات کہے اور تقریر کے دوران میں نہایت ہی دلآزار اور اشتعال انگیز نعرے لگائے گئے۔ اسی طرح مولوی عطاء اللہ نے تمسخرانہ انداز میں جماعت احمدیہ کے خلاف بکواس کی ۲۴ اکتوبر کی صبح کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک فرضی جنازہ نکالا گیا۔ جسے احرار کے مختلف کیمپوں میں پھرایا گیا۔ اور اس کے آگے نہایت ہی ذلیل اور اشتعال انگیز نظمیں پڑھی گئیں۔ ایک بار حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تصویر مبارک کے ساتھ نہایت ناحیا نہ سلوک کیا گیا۔ یہ چیزیں اخبارات میں اس لئے نہیں چھپیں کہ مسلم نیوز سروس والوں کو کیمپوں میں جانے نہ دیا جاتا تھا اور ہندو اخبارات ایسی باتیں شائع نہیں کرتے ان واقعات کے علاوہ جماعت احمدیہ کے مقدس پیشوا کے خلاف جس کے ننگ و ناموس کی خاطر ہر احمدی اپنا سب کچھ قربان کر دینا اپنا فرض سمجھتا ہے اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کے متعلق جسے خدا تعالیٰ نے مرسل حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قائم کیا ہے نہایت ہی توہین آمیز کلمات کہے

161

خریداران "الفضل" جن کو وی پی ہونگے

جن خریداران الفضل کی قیمت ۱۶ اکتوبر ۱۹۳۶ء سے ۱۵ نومبر ۱۹۳۶ء تک کسی تاریخ کو ختم ہوتی ہے۔ یا جن کے نام بقایا ہے۔ ان کی فہرست درج ذیل ہے۔ اگر ان کی طرف سے بروقت قیمت یا کوئی اطلاع موصول نہ ہوئی۔ تو ان کے نام ۸ نومبر ۱۹۳۶ء کا پرچہ وی پی ہوگا جسے وصول نہ کرنے کی صورت میں دفتری قواعد کے ماتحت ان کا پرچہ بند کر دیا جائیگا۔

جو احباب درس کے خریدار ہیں۔ اور ان کی طرف سے درس کا چندہ ابھی تک موصول نہیں ہوا۔ ان کے نام درس کے ۱۲ آنے بھی شامل وی۔پی ہونگے۔ احباب وصول کے لئے تیار رہیں۔

اس امر کا خاص خیال رکھا جائے۔ کہ رقم یا اطلاع ۷ نومبر ۱۹۳۶ء تک دفتر میں پہنچ جانی چاہیئے۔ ورنہ عدم تعمیل سے معاف رکھیں۔

منیجر

۱۲۹۱ - سردار خانصاحب
۱۸۱ - منشی غلام حیدر صاحب
۱۴۵ - ایم۔ ایم کریم صاحب
۱۹۱ - پیر حاجی احمد صاحب
۱۷۷ - ڈاکٹر سید محمد حسین صاحب
۲۵۵ - منشی عنایت علی صاحب
۲۶۵ - چوہدری غلام محمد صاحب
۲۸۶ - غلام علی صاحب
۳۲۵ - سید محمد اشفاق صاحب
۸۱۷ - سید فخر الاسلام صاحب
۱۴۱۵ - شرف الدین صاحب
۱۸۱۷ - اللہ بخش صاحب
۱۴۱۲ - سید محمد طفیل صاحب
۹۷۹ - خوشی محمد صاحب
۱۵۰۴ - ایم احمد صاحب
۱۷۱۷ - چوہدری سید بشارت احمد صاحب
۱۷۴۱ - جان محمد صاحب
۲۲۳۱ - میر سکندر علی صاحب
۲۲۷۱ - شیخ محمد آصف زمان صاحب
۲۵۰۸ - مولوی نظام الدین صاحب
۲۵۴۷ - شجاعت حسین صاحب
۲۷۱۷ - غلام نبی صاحب
۲۷۴۰ - چوہدری عطا محمد صاحب
۲۸۵۴ - قاضی محمد حنیف صاحب
۲۸۶۳ - سلطان سرخرو صاحب
۳۰۹۳ - محبوب عالم صاحب
۳۴۷۳ - ہدایت اللہ صاحب
۳۴۳۰ - عبد العزیز صاحب
۱۲۰۱۶ - خان عبد اللہ صاحب

۱۴۹۲ - محمد حیات صاحب
۳۴۹۲ - نیک عالم صاحب
۳۶۵۲ - محمد عیسیٰ صاحب
۳۷۳۵ - بابو اللہ جوایا ظہور احمد صاحب
۳۸۹۰ - سراج الدین صاحب
۳۹۲۵ - محمد حسین خان صاحب
۳۹۴۸ - ایم فخر الدین صاحب
۴۸۱۶ - علی حسن صاحب
۵۰۸۴ - دوست محمد صاحب
۵۱۹۱ - شیر محمد صاحب
۵۵۰۰ - ملک خدا یار صاحب
۵۶۱۳ - ملاں کرم الٰہی صاحب
۵۶۲۵ - مسٹر محمد عمر خانصاحب
۵۷۴۳ - چوہدری محمد شریف صاحب
۵۸۵۹ - شیخ غلام علی صاحب
۶۰۴۱ - اہلیہ عبد الغفور خانصاحب
۶۰۸۸ - محمد عظیم صاحب
۶۱۲۲ - عبد الرشید خانصاحب
۶۲۱۴ - عبد الغفور صاحب
۶۲۴۳ - محمد شفیع صاحب
۶۳۰۴ - شیخ محمد حسین صاحب
۶۴۷۲ - اے جی ناصر صاحب
۶۵۹۲ - محمد خانصاحب
۶۷۲۶ - حبیب الرحمٰن صاحب
۶۸۴۰ - مخدوم نذیر احمد صاحب
۶۹۶۲ - نذیر حسین صاحب
۷۱۸۸ - عبد العزیز صاحب
۷۲۴۵ - منشی رحیم الدین صاحب

۷۴۰۷ - چوہدری عبد الحمید صاحب
۷۴۱۱ - شیخ علی گوہر صاحب
۷۵۶۲ - محمد شفیع صاحب
۷۶۳۹ - اسرار محمد صاحب
۷۷۸۶ - سیٹھ شیخ حسن صاحب
۷۸۴۶ - تبارک حسین صاحب
۷۹۰۰ - ڈاکٹر محمد الدین صاحب
۷۹۲۳ - بدیع الزمان صاحب
۷۹۴۶ - محمد اکرم صاحب
۸۱۷۰ - چوہدری دل داد خانصاحب
۸۲۴۲ - ملک تجمل احمد صاحب
۸۲۶۲ - محمد عبد الحق صاحب
۸۴۰۷ - محمد حبیب اللہ صاحب
۸۴۳۰ - عبد العزیز صاحب
۸۴۵۷ - قاضی بشاہ بخت صاحب
۸۴۵۹ - سید وزارت حسین صاحب
۸۵۶۷ - سردار امیر محمد صاحب
۸۷۵۵ - چوہدری کریم بخش صاحب
۸۸۳۰ - سردار خان صاحب
۸۸۴۳ - کریم بخش صاحب
۸۶۶۱ - راجہ غلام محمد صاحب
۸۸۷۷ - ضیاء الحق صاحب
۸۷۴۴ - ملک غلام رسول صاحب
۸۷۶۵ - محمد عزیز صاحب
۸۷۸۰ - شیخ محمد بخش صاحب
۸۸۳۹ - صوبیدار خوشحال خانصاحب
۸۸۸۶ - فقیر محمد صاحب
۸۹۹۷ - حافظ عبد الرحمٰن صاحب
۹۰۱۵ - شیخ سردار علی صاحب

۸۹۷۸ - مسلم لائبریری
۹۰۱۷ - والد مظفر خانصاحب
۹۰۳۰ - محمد الدین صاحب
۹۱۲۲ - محمد شجاعت علی صاحب
۹۱۵۸ - سیٹھ خیر الدین صاحب
۹۱۶۰ - حسین بخش صاحب
۹۱۷۰ - خادم علی صاحب
۹۲۴۰ - سید محمد زمان شاہ صاحب
۹۲۷۳ - شیر محمد صاحب
۹۲۹۶ - محمد اسماعیل صاحب
۹۳۱۹ - محمد محسن صاحب
۹۳۵۱ - بابو شکر الٰہی صاحب
۱۷۹۲ - کریم اللہ صاحب
۹۵۳۴ - راجہ محمد نواز خانصاحب
۹۵۶۲ - جمعدار عبد اللہ خانصاحب
۹۵۶۹ - محمد حسین صاحب
۹۶۰۰ - محمد ابراہیم صاحب
۹۶۰۹ - محمود احمد صاحب
۹۶۲۲ - محمد یعقوب خانصاحب
۹۶۶۹ - اللہ رکھا صاحب
۹۶۸۷ - ایم۔ ایچ احمدی
۹۷۴۳ - غلام احمد صاحب
۹۷۷۶ - حکیم محمد عمر صاحب
۹۸۰۷ - محمد اسماعیل صاحب
۹۸۳۰ - بابو فضل کریم صاحب
۹۹۰۲ - شیخ قمر الدین صاحب
۹۹۴۴ - چوہدری خانصاحب
۹۹۵۹ - مولوی قمر الدین صاحب
۱۰۰۳۴ - حبیب اللہ صاحب
۱۰۰۴۲ - صدیق احمد صاحب
۱۰۰۴۳ - نور محمد صاحب
۱۰۰۶۷ - گلزار محمد صاحب
۱۰۰۹۹ - سید علی صاحب
۱۰۱۲۲ - بابو محمد افضل صاحب
۱۰۱۹۰ - میاں نذیر احمد صاحب
۱۰۲۰۱ - شیخ محمد سعید صاحب
۱۰۲۰۷ - شیخ محمد خورشید صاحب
۱۰۲۵۱ - چوہدری رحمت خانصاحب
۱۰۲۵۳ - جان محمد صاحب
۱۰۲۷۴ - شیخ عظیم الدین صاحب
۱۰۲۸۱ - منور احمد صاحب
۱۰۲۸۲ - کمال احمد صاحب
۱۰۲۸۷ - محمد عثمان صاحب

۱۰۲۸۹ - غلام مولا خادم صاحب
۱۰۳۰۷ - میر غلام محمد صاحب
۱۰۳۱۱ - بابو نواب الدین صاحب
۱۰۳۳۲ - ایم۔ ایل مارکر
۱۰۳۵۲ - غلام مرتضیٰ صاحب
۱۰۳۷۸ - ملک فضل حسین صاحب
۱۰۴۶۰ - بابو غلام جیلانی صاحب
۱۰۴۶۵ - منشی احمد الدین صاحب
۱۰۴۹۴ - مولوی سلیم اللہ صاحب
۱۰۵۱۱ - ایم بشیر الدین صاحب
۱۰۵۲۳ - مستری شہاب الدین صاحب
۱۰۵۲۵ - امام علی صاحب
۱۰۵۴۵ - چوہدری عبد الحکیم صاحب
۱۰۵۴۹ - ڈاکٹر عبد السمیع صاحب
۱۰۵۵۷ - محمد شفقت صاحب
۱۰۵۶۰ - سردار علی شاہ صاحب
۱۰۵۶۹ - عمر حیات خانصاحب
۱۰۵۸۲ - عبد الرحیم صاحب
۱۰۵۸۳ - محمد نواز صاحب
۱۰۵۸۴ - احمد مختار صاحب
۱۰۶۰۰ - میر مرید احمد صاحب
۱۰۶۰۴ - غلام مصطفیٰ صاحب
۱۰۶۱۳ - مرزا غلام قادر صاحب
۱۰۶۱۷ - عبد الرشید صاحب
۱۰۶۴۵ - آفیسر انچارج پولیٹیکل
۱۰۶۷۹ - چوہدری علی گوہر صاحب
۱۰۷۲۰ - قاضی محمود الحسن صاحب
۱۰۷۳۰ - ملک محمد بشیر صاحب
۱۰۷۳۲ - محمد شفیع صاحب
۱۰۷۵۵ - فقیر عبد الرحمٰن صاحب
۱۰۷۵۸ - سکرٹری صاحب
۱۰۷۵۹ - چوہدری نصر اللہ خانصاحب
۱۰۷۸۲ - عبد الشکور صاحب
۱۰۸۰۷ - منشی دانشمند صاحب
۱۰۸۱۸ - غلام حسین صاحب
۱۰۸۳۶ - علاقہ مجسٹریٹ صاحب
۱۰۸۴۲ - الف دین صاحب
۱۰۸۵۶ - فضل الدین صاحب
۱۰۹۰۳ - حکیم مہربان علی صاحب
۱۱۰۱۴ - محمد منظور احمد صاحب
۱۱۰۲۵ - اخوند حفیظ اللہ صاحب
۱۱۰۳۹ - ڈاکٹر ایس۔ اے صوفی صاحب
۱۱۰۴۳ - عبد الرزاق صاحب

۱۰۴۷۳ - عبد الرحیم صاحب
۱۱۰۸۹ - شیخ مظفر الدین صاحب
۱۱۱۰۷ - محمد سعید صاحب
۱۱۱۱۶ - حکیم سید عنایت اللہ صاحب
۱۱۱۲۴ - پبلسٹی آفیسر صاحب
۱۱۱۵۲ - شیخ کریم بخش صاحب
۱۱۱۶۴ - کوہ نور
۱۱۱۶۵ - محمد احمد صاحب
۱۱۱۷۴ - فضل الدین صاحب
۱۱۲۲۵ - اقبال حسین صاحب
۱۱۲۲۶ - سید محمود صاحب
۱۱۲۶۱ - خورشید احمد صاحب
۱۱۲۶۷ - شیخ عبد الرحمٰن صاحب
۱۱۳۱۰ - محمد بخش صاحب
۱۱۳۱۵ - محمد ابراہیم صاحب
۱۱۳۱۶ - منشی برکت علی صاحب
۱۱۳۳۳ - چوہدری رحمت علی صاحب
۱۱۳۸۵ - محمد حسن صاحب
۱۱۴۲۷ - سعد اللہ خانصاحب
۱۱۴۳۶ - مشتاق احمد صاحب
۱۱۴۴۴ - شمس الدین صاحب
۱۱۵۰۲ - انوار احمد صاحب
۱۱۵۲۰ - چوہدری محمد خانصاحب
۱۱۵۴۵ - شیخ احمد علی صاحب
۱۱۵۴۸ - چوہدری عنایت اللہ صاحب
۱۱۵۷۹ - محمد بخش صاحب
۱۱۵۲۰ - محمد حفیظ صاحب
۱۱۷۱۷ - محمود حسین صاحب
۱۱۷۳۰ - شبیر خانصاحب
۱۱۷۸۹ - میاں عبد الرحیم صاحب
۱۱۷۹۱ - مرزا عزیز احمد صاحب
۱۱۸۰۴ - عطاء اللہ خانصاحب
۱۱۸۰۵ - غلام رسول صاحب
۱۱۸۱۱ - مرزا محمد اسحاق بیگ صاحب
۱۱۸۱۹ - مولوی امام الدین صاحب
۱۱۸۲۲ - چوہدری محمد الدین صاحب
۱۱۸۳۵ - امام الدین صاحب
۱۱۸۴۴ - محمد سعید صاحب
۱۱۸۴۶ - ابو الحمید صاحب
۱۱۸۴۸ - مولوی غلام دستگیر صاحب
۱۱۸۴۹ - سید اختر احمد صاحب
۱۱۸۵۰ - بابو نور محمد صاحب
۱۱۸۵۱ - عبد الجبار صاحب

Digitized by Khilafat Library